
کالا شہزادہ اور عمرو عیار

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/30 روپے



کالا شہزادہ ان دنوں ملک ساکان کے بادشاہ شاہ زارم کے محل میں آرام کر رہا تھا۔

زگولا جادوگر کے طلسمات فتح کرنے اور مٹکو بونے کو پاتال نگری کے گنجے شیطان بونوں کی قید سے آزاد کرانے کے بعد سے وہ اب تک بالکل فارغ تھا۔ نہ ہی اسے سمندر بابا نے کسی ظالم کے خلاف مہم دی تھی اور نہ ہی مٹکو بونے نے اسے کسی ظالم جادوگر یا جادوگرنی کے بارے میں کچھ بتایا تھا۔ جب تک سمندر بابا یا مٹکو بونا اسے کسی مہم کے بارے میں نہ بتاتے تو وہ سوائے آرام کرنے کے اور کیا کر سکتا تھا۔

شاہ زارم نے کالے شہزادے کو ملکہ سائنی سے نجات دلانے پر اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اس کے ماں باپ کو بھی رہنے کے لئے محل میں جگہ دے دی تھی جہاں اب وہ نہایت عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ کالا شہزادہ بھی انہی کے ساتھ رہتا تھا۔ کبھی کبھی وہ شاہ زارم کے دربار میں بھی آ جاتا تھا اور دن بھر شاہ زارم کی مصروفیات اور دربار کی کارروائیاں دیکھتا رہتا تھا۔

کالے شہزادے کو زگولا جادوگر کے طلسمات کا خاتمہ کئے ہوئے کئی روز گزر چکے تھے۔ اس کا دل ایک بار پھر کسی مہم پر جانے کے لئے مچل رہا تھا۔ اپنی پراسرار طاقتوں کو وہ پھر سے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ اسے انسان سے دوسرے روپ بدلنے میں بے حد لطف آتا تھا۔ وہ جب حد سے زیادہ بوریت محسوس کرنے لگتا تو سلیمانی انگوٹھی کی مدد سے کسی دور دراز کے علاقے، پہاڑ یا جنگلوں میں چلا جاتا۔ جنگل میں جانوروں کا روپ دھار کر وہ ان کے ساتھ خوب کھیلتا اور جانوروں اور پرندوں سے پہروں باتیں کرتا رہتا۔

چونکہ سلیمانی انگوٹھی نے اسے ہر جاندار کی باتیں سمجھنے اور بولنے کی بھی صلاحیت دے رکھی تھی اس لئے وہ اسی طرح اپنی بوریت مٹانے کی کوشش کرتا رہتا تھا یا پھر مختلف پرندوں کا روپ دھار کر آسمان کی وسعتوں میں پرواز کرتا رہتا۔

اس وقت وہ اپنے محل کے کمرے میں ایک زرنگار کرسی پر بیٹھا گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا کہ ایک آہٹ سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا اور پھر اپنے سامنے منکو بونے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا میں اپنے پیارے نیلے پیلے سبز کالے شہزادے کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی جسارت کر سکتا ہوں"۔ منکو بونے نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلام پیش کرنے کے بچے، کہاں تھے اتنا عرصہ"۔ کالے شہزادے نے اسے دیکھ کر خوشی اور قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"حضور اقدس اگر میرے سلام کا جواب دیں تو کچھ

عرض کروں"۔ منکو بونے نے اسی انداز میں کہا۔ کالا شہزادہ چند لمحے مصنوعی غصے سے اسے گھورتا رہا پھر اس نے منکو بونے کے سلام کا جواب دیا۔

" اب بولو، اتنے روز کہاں غائب تھے تم۔ کیا سمندر بابا مجھ سے ناراض ہیں۔ کیا پچھلے معرکوں میں مجھ سے کوئی بڑی غلطی ہو گئی تھی جو اب تک سمندر بابا نے مجھے نہ اپنے پاس بلایا ہے اور نہ ہی انہوں نے مجھے کسی اور ظالم کی سرکوبی کے لئے بھیجا ہے۔ میں نے انگوٹھی رگڑ کر کئی بار تمہیں بلانا چاہا۔ سمندر پر جا کر سنہری ملکہ مچھلی کو بھی آوازیں دیں اور سمندر میں مچھلی بن کر سمندر بابا کے غار میں بھی جانے کی کئی بار کوشش کی تھی مگر نہ تم آئے، نہ سنہری ملکہ مچھلی ملی اور نہ ہی سمندر بابا نے مجھے اپنے غار میں آنے کے لئے غار کا دہانہ کھولا تھا"۔ کالا شہزادہ تیز تیز لہجے میں کہتا چلا گیا۔

" ارے، ارے آہستہ آہستہ شہزادہ حضور۔ آپ نے تو میرے سامنے شکایتوں کے گھوڑے دوڑا دیئے ہیں اور وہ بھی اتنے تیز"۔ منکو بونے نے ہنستے ہوئے

کہا۔

" اچھا تو پہلے اپنے بارے میں ہی بتا دو"۔ کالے شہزادے نے بھی اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" زگولا جادوگر کے طلسمات کے خاتمے کے بعد آپ محل آ گئے تھے اور میں واپس اپنی دنیا پاتال نگری میں چلا گیا تھا شہزادہ حضور۔ دراصل پاتال نگری کی ریاست جہاں سردار چانگلو بونے کی حکومت تھی اس نے مجھے الٹا کر کے زمین میں گاڑ دیا تھا اور میرے ننگے پیروں پر شیطان ابوکا کے کالے چراغ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ سمندر بابا نے مجھے ایک موتی دیا تھا جو میں نے سردار چانگلو بونے کے سامنے جانے سے پہلے منہ میں رکھ لیا تھا۔ اس موتی کی وجہ سے ابوکا نامی شیطان کے معبد کے چراغ میرے پیروں پر نہ رکھے جا سکے تھے ۔ لیکن کالے چراغ چونکہ چند لمحوں کے لئے میرے پیروں سے چھو چکے تھے اس لئے ان کا اثر مجھ پر باقی تھا۔ پھر سردار چانگلو بونے نے میرے جسم پر اپنا خون بھی چھڑک دیا تھا جس کی وجہ سے میری بے شمار طاقتیں کمزور پڑ گئی تھیں۔ جب میں پاتال

نگری پہنچا تو چند ہفتوں بعد مجھ پر عجیب و غریب اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے اور میرا سارا جسم سیاہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ میرے جسم پر بڑے بڑے آبلے بھی پڑ گئے تھے جس کی وجہ سے میں ایک بہت بڑی اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں چونکہ جانتا تھا کہ میری حالت ایسی کیوں ہوئی ہے اور اس کا علاج کسی حکیم کے پاس نہیں ہے اس لئے میں سمندر بابا سے اجازت لے کر مقدس آب زلال میں چلا گیا۔ جو ایک انتہائی گہرے اور یہاں سے لاکھوں کوس دوری پر ایک مقدس کنویں میں تھا۔ مجھے اس کنویں کی تہہ میں رہنا پڑا تھا تب جا کر میرے جسم پر سے آبلے ختم ہوئے تھے اور میرا سیاہی مائل رنگ ٹھیک ہوا تھا۔ اسی لئے تمہارے بار بار انگوٹھی رگڑنے کی وجہ سے میں تم سے ملنے نہ آ سکا تھا۔ رہی بات سنہری ملکہ مچھلی اور سمندر بابا کی۔ ان سے تم یا میں اپنی مرضی سے نہیں مل سکتے۔ انہیں جب بھی ضرورت ہوگی وہ مجھے یا تمہیں اپنے مقصد کے لئے بلا سکتے ہیں"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تم اتنی بڑی مصیبت میں مبتلا رہے اور میں تمہیں خواہ مخواہ اتنا برا بھلا کہتا رہا۔ افسوس، مجھے معاف کر دو منکو بونے میں واقعی تم سے شرمندہ ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو ...." کالے شہزادے نے واقعی انتہائی شرمندہ انداز میں کہا۔

" ارے، ارے کیا کر رہے ہو کالے شہزادے۔ مجھ سے معافی مانگ کر کیوں مجھے گنہگار کر رہے ہو میں تو تمہارا غلام ہوں"۔ منکو بونے نے جلدی سے کہا۔

" غلام نہیں تم میرے دوست ہو صرف دوست"۔ کالے شہزادے نے جذباتی لہجے میں کہا۔

" اچھا چلو دوست ہی سہی مگر معافی مانگ کر اب مجھے شرمندہ تو نہ کرو"۔ منکو بونے نے مسکرا کر کہا۔

" تو کیا کروں"۔ کالے شہزادے نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک ہاتھ کمر پر اور دوسرا سر پر رکھ کر مجھے دو تین ٹھمکے لگا کر ہی دکھا دو۔ تاکہ میں دل کھول کر ہنس پڑوں کیونکہ ہنسے ہوئے مجھے کئی ماہ ہو چکے ہیں"۔ منکو بونے نے شرارت آمیز انداز میں مسکراتے ہوئے

جواب دیا تو کالا شہزادہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ٹھمکے تو میں تمہیں لگا کر دکھا دوں گا مگر میں ٹھمکے اس انداز میں لگاتا ہوں کہ بے اختیار میرے پیر بھی چلنے لگتے ہیں۔ ایک آدھ پیر تمہیں پڑ گیا تو تم اچھل کر دور جا گرو گے اور زخمی ہو جاؤ گے۔ اپنے زخم ٹھیک کرنے کے لئے تمہیں پھر آب زلال میں جانا پڑے گا"۔ کالے شہزادے نے ہنستے ہوئے کہا تو جواباً منکو بونا بھی ہنس پڑا۔

" اچھا مذاق کی باتیں چھوڑو اور میرے ساتھ چلو"۔ منکو بونے کو جیسے کوئی خیال آ گیا تو اس نے جلدی سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کہاں"۔ منکو بونے کو سنجیدہ ہوتے دیکھ کر کالا شہزادہ بھی سنجیدہ ہو گیا۔

" عمروعیار کو ایک مصیبت سے بچانے کے لئے"۔ منکو بونے نے جواب دیا۔

" عمروعیار کو مصیبت سے بچانے کے لئے۔ کیا مطلب، یہ عمروعیار کون ہے"۔ کالے شہزادے نے چونک کر پوچھا۔

" وہ بھی تمہاری طرح ایک نیکدل انسان ہے۔ جو ظالموں کے خلاف کام کرتا ہے۔ اس نے اب تک بے شمار جادوگروں، جادوگرنیوں، ظالم جنوں اور دیوؤں کے ساتھ آسیبی مخلوق کو بھی ہلاک کیا ہے۔ وہ دیکھنے میں تو ایک نہایت دبلا پتلا منحنی سا بوڑھا ہے لیکن اس کے ذہن میں عیاری اس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے کہ بعض اوقات شیطان بھی اس سے پناہ مانگتا ہے۔ عمرو کا اصل نام تو کچھ اور ہے مگر اس کی فطرت میں چونکہ عیاری بھری ہوئی ہے اس لئے اسے عمروعیار کے نام سے ہی لوگ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ وہ خود کو عیار زماں، شعلہ فشاں، برق رواں اور موت جادوگراں کہتا ہے"۔ منکو بونے نے کہا۔

" اوہ، تو کیا وہ کوئی بہت بڑا جادوگر ہے"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" نہیں عمروعیار جادوگر نہیں ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ ہزاروں عیاروں سے بھی بڑا عیار ہے۔ اس کا مقصد چونکہ ظالموں کا خاتمہ کرنا ہوتا ہے اس لئے قدرت اس کا ساتھ دیتی ہے اور اس کے علاوہ اس

نے بزرگوں، جنوں اور پریوں سے بے شمار ایسی کراماتی چیزیں حاصل کر رکھی ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے ہر مقصد میں کامیاب رہتا ہے۔ یوں تو عمروعیار بے پناہ خوبیوں کا مالک ہے مگر جہاں اس میں خوبیاں ہیں وہاں اس میں ایک بہت بڑی خامی بھی ہے وہ خامی اس کی اب کمزوری بن چکی ہے۔ عمروعیار کی وہ کمزوری اس کا لالچ ہے۔ وہ دولت اور خزانے حاصل کرنے اور انہیں اپنے پاس جمع کرنے کا شیدائی ہے۔ اسے کہیں سے کسی بیش قیمت خزانے کا پتہ چل جائے تو وہ اس خزانے کے لئے حصول کے لئے آگ کے سمندر میں بھی کودنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ دولت حاصل کرنے کی کمزوری بعض اوقات اسے ایسی ایسی مصیبتوں میں پھنسا دیتی ہے جہاں سے چھٹکارا پانا خود عمروعیار کے لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے“۔ مٹکو بونے نے کہا اور پھر اس نے کالے شہزادے کو عمروعیار کے متعلق بتانا شروع کر دیا۔ عمروعیار کے کارنامے سن کر کالا شہزادہ دنگ رہ گیا تھا۔

” اوہ، پھر تو عمروعیار واقعی بے حد قابل قدر اور

دلچسپ انسان ہے“۔ کالے شہزادے نے عمروعیار کی شخصیت سے واقعی مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

” ہاں، اگر اس میں دولت حاصل کرنے کا لالچ نہ ہو تو“۔ مٹکو بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” مگر عمروعیار اتنے خزانوں کا کرتا کیا ہے۔ تم نے بتایا ہے کہ وہ اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بڑے بڑے قیمتی اور نایاب خزانے حاصل کر چکا ہے۔ وہ ان خزانوں کو رکھتا کہاں ہے“۔ کالے شہزادے نے حیران ہو کر کہا۔

” اپنی زنبیل میں“۔ مٹکو بونے نے جواب دیا اور کالے شہزادے کو عمروعیار کی زنبیل کے بارے میں بھی بتا دیا جسے سن کر کالا شہزادہ اور زیادہ حیران ہو گیا۔

” حیرت انگیز۔ پراسرار طاقتیں حاصل کرنے کے بعد میں خود کو دنیا کا ایک حیرت انگیز اور پراسرار انسان سمجھنے لگ گیا تھا مگر تم نے مجھے جو کچھ عمروعیار کے بارے میں بتایا ہے اس کے سامنے تو میری اور میری طاقتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے“۔ کالے

شہزادے نے کہا۔

" تم دونوں کی حیثیت اپنی اپنی جگہ پر ہے کالے شہزادے۔ تم اپنے انداز میں کام کرتے ہو اور عمروعیار اپنی جگہ اور اپنے انداز میں"۔ منکو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم کہہ رہے تھے کہ ہمیں اس عمروعیار کو کسی مصیبت سے بچانے کے لئے جانا ہے۔ اس قدر چالاک اور عیار انسان بھلا کس طرح کسی مصیبت کا شکار ہو سکتا ہے"۔ کالے شہزادے نے چند لمحے توقف کے بعد منکو بونے سے پوچھا۔

" اس کی کمزوری، یعنی اس کا خزانے حاصل کرنے کا لالچ اسے ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ہمیں عمروعیار کو اس مصیبت سے ہر صورت میں بچانا ہے ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے زمین کی آخری تہہ میں گم ہو جائے گا"۔ منکو بونے نے کہا۔

" میں اب بھی تمہاری بات نہیں سمجھ سکا ہوں منکو بونے۔ کیا مجھے تم ساری بات تفصیل سے نہیں بتا سکتے"۔ کالے شہزادے نے سنجیدگی سے کہا۔

" دنیا کا ایک خطرناک جادوگر جس کا نام ہاشون جادوگر ہے۔ عمروعیار کو ایک بہت بڑی سازش کے ذریعے ایک مصیبت میں پھنسا رہا ہے۔ اس نے عمروعیار کو ایک ایسے شیطانی خزانے کا پتہ بتایا ہے جسے عرف عام میں ناگ خزانہ کہا جاتا ہے۔ ناگ خزانہ اصل میں ایک بہت بڑے اور طاقتور جادوگر کا جادوئی خزانہ ہے اس جادوگر کا نام شیطان جادوگر تھا۔ شیطان جادوگر آج سے ہزاروں برس قبل اس دنیا میں کسی ملک پر حکومت کرتا تھا۔ اسے وقت کا انتہائی ظالم، سفاک اور بے رحم بادشاہ سمجھا جاتا تھا۔ شیطان جادوگر نہ صرف انسانوں بلکہ جنوں، دیوؤں اور پریوں کے ساتھ ساتھ معصوم جانوروں پر بھی بے حد ظلم کرتا تھا۔ وہ اپنی جادوئی طاقتیں بڑھانے کے لئے ہر جاندار پر ظلم ڈھاتا تھا اور ان کے خون کا غسل کرتا تھا۔ جس جگہ شیطان جادوگر خون کا غسل کرتا تھا اس جگہ کے عین نیچے ایک تہہ خانے میں اس نے ایک بہت بڑا خزانہ چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ جب شیطان جادوگر جادوئی عمل پڑھ کر انسانوں، جنوں، دیوؤں اور

آسیبی مخلوق کے خون کا غسل کرتا تو اس خون کے قطرے اس کے خزانے پر بھی گر جاتے۔ جس کی وجہ سے شیطان جادوگر کا وہ خزانہ ناپاک ہو گیا۔

بہرحال شیطان جادوگر کی شیطانیت جب عروج کی طرف بڑھ گئی تو اس دور کے ایک نیک بزرگ نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ شیطان جادوگر کا تو خاتمہ ہو گیا لیکن اس کا وہ ناپاک اور خونی خزانہ اسی طرح اس جادوگر کے محل کے نیچے پڑا رہا اور پھر اس خزانے کو پاتال کے ناگوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس خزانے پر ہر جاندار کا خون تھا اس لئے پاتال کے خوفناک ناگ خزانے پر سے اس خون کو چاٹ چاٹ کر خزانے کی طرح ناپاک اور خونخوار ہوگئے۔ اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود بھی وہ خزانہ اس جگہ موجود ہے۔ ناگ اس خزانے کی حفاظت کرتے ہیں اس لئے اب اس خزانے کو ناگ خزانہ کہا جاتا ہے۔

عمروعیار کے بارے میں، میں تمہیں سب کچھ بتا چکا ہوں۔ وہ جادوگروں کا دشمن ہے خاص طور پر وہ طلسم ہوشربا کے جادوگروں کو تو بالکل بھی نہیں معاف

کرتا۔ اس نے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی ہے لیکن وہ کسی بھی طرح عمروعیار کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ اس بار انہوں نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے ایک بڑے اور طاقتور جادوگر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جس کا نام ہاشون جادوگر ہے۔ وہ عمروعیار کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ اس کے باوجود اس نے اس بار خود عمروعیار کو ہلاک کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے ایک خاص سازش تیار کی ہے۔

ہاشون جادوگر عمروعیار کو ناگ خزانہ حاصل کرنے کی طرف راغب کرے گا۔ کسی خزانے کا عمروعیار کو پتہ چل جائے اور وہ اسے حاصل کرنے نہ جائے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ جس جگہ شیطان جادوگر نے خزانہ چھپا رکھا ہے وہ یہاں سے لاکھوں کوس دور ایک بیابان علاقے میں ہے۔ اس جگہ چونکہ شیطان جادوگر

کا محل بھی تھا اس لئے اس نے اپنی حفاظت کے لئے وہاں خوفناک طلسم قائم کر رکھے تھے۔ شیطان جادوگر مر تو گیا ہے مگر اس کے حفاظتی طلسم ابھی تک قائم ہیں بلکہ صدیاں گزرنے کے بعد وہ اور زیادہ طاقتور اور خوفناک ہو گئے ہیں۔ ناگ خزانہ حاصل کرنے کے لئے عمروعیار کو پہلے ان طلسمات کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ ان طلسمات میں عمروعیار کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے کیونکہ وہ صدیوں پرانے اور انتہائی خوفناک طلسم ہیں جن کا توڑ تلاش کرنا انتہائی مشکل ہے۔ بہرحال اگر عمروعیار کسی طرح ان طلسمات کو فتح کر کے شیطان جادوگر کے محل اور اس کے خزانے تک پہنچ بھی جاتا ہے تو خزانے کے محافظ خوفناک ناگ اس کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ جن کو مارنا یا انہیں کسی قسم کا نقصان پہنچانا عمروعیار جیسے انسان کے بھی بس کی بات نہیں ہے۔ اگر بفرض محال وہ ان ناگوں کو بھی ختم کر ڈالے تب بھی عمروعیار نہیں بچ سکے گا کیونکہ وہ جیسے ہی خزانے کے ایک چھوٹے سے بھی موتی کو ہاتھ لگائے گا خزانے کی نحوست کا

شکار ہو کر اسی لمحے جل کر بھسم ہو جائے گا۔

عمروعیار اس خزانے کو حاصل کرنے ضرور جائے گا۔ اسے سمجھانا یا اسے روکنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے ہمیں عمروعیار کو یقینی موت سے بچانے کے لئے کام کرنا ہوگا۔ ہمیں ناگ خزانے تک پہنچ کر اسے تباہ و برباد کرنا ہوگا تاکہ عمروعیار اس خزانے تک پہنچ کر بھی اس خزانے کو نہ حاصل کر سکے اور وہ زندہ رہ سکے۔

ناگ خزانے کو ہم جلا کر راکھ کر دیں گے اور یہ کام ہمیں لازمی اور ہر حال میں کرنا ہوگا"۔ منکو بونا کالے شہزادے کو ساری تفصیلات بتاتا چلا گیا۔

" تمہارا کہنے کا مقصد ہے کہ ناگ خزانے کو عمروعیار حاصل کرنے جائے گا اور ہم اس خزانے کو برباد کرنے جائیں گے"۔ کالے شہزادے نے ساری بات سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں، یہی بات ہے"۔ منکو بونے نے سر ہلا کر کہا۔

" عمروعیار کو اگر معلوم ہو بھی گیا کہ ہاشون جادوگر

اس کے خلاف سازش کر رہا ہے اور ناگ خزانے کو حاصل کرنا اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے تو کیا وہ اس کے حصول کے لئے پھر بھی جائے گا"۔ کالے شہزادے نے پوچھا۔

" ہاں، عمروعیار کو اپنی کراماتی چیزوں پر بے پناہ اعتماد ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ان کراماتی چیزوں سے وہ ہر ناممکن کو ممکن بنا لیتا ہے"۔ مٹکو بونے نے جواب دیا۔

" تو کیا عمروعیار کی کراماتی چیزیں بھی اسے اس بات سے آگاہ نہیں کر سکتیں کہ وہ جس خزانے کے حصول کے لئے جا رہا ہے وہ اس کی موت کا سبب بن سکتا ہے"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" عمروعیار کو تمام حقیقت بھی معلوم ہو گئی تب بھی اسے ہر حال میں ناگ خزانے کے حصول کے لئے جانا ہوگا۔ اس خزانے کو حاصل کرنا اس کی مجبوری ہے"۔ مٹکو بونے نے بتایا۔

" کیسی مجبوری"۔ کالے شہزادے نے چونک کر پوچھا۔

" میں نے تمہیں بتایا ہے ناں کہ ہاشون جادوگر عمروعیار کو پھنسانے اور خزانے کا شکار بنانے کے لئے اس کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ بلکہ اس جادوگر نے عمروعیار کے خلاف سازش کا آغاز بھی کر دیا ہے اور عمروعیار سے اس خزانے کو حاصل کرنے کا وعدہ بھی لے لیا ہے ۔ وعدہ کرنے کی وجہ سے عمروعیار اس کام کا پابند ہو چکا ہے"۔ مٹکو بونے نے کہا تو کالے شہزادے نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچ لئے۔

" اوہ، پھر تو واقعی عمروعیار شدید مشکل میں پھنس چکا ہے"۔ کالے شہزادے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہمیں عمروعیار جیسے نیک انسان کو بچانے کے لئے ہر قیمت پر ناگ خزانے کو فنا کرنا ہوگا ورنہ"۔ مٹکو بونے نے کہا اس کے ورنہ کا مطلب کالا شہزادہ سمجھ گیا تھا کہ اگر انہوں نے ناگ خزانے کو تباہ نہ کیا تو یقینی طور پر عمروعیار ہلاک ہو جائے گا۔

" ٹھیک ہے عمروعیار کی زندگی بچانا واقعی ہمارا

فرض ہے۔ لالچی ہونے کے باوجود وہ بہرحال ظلم کے خلاف کام کرتا ہے اور شیطان صفت جادوگروں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس لئے اس جیسے انسان کا زندہ رہنا بہت ضروری ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ ہمیں ناگ خزانے کو تباہ کرنے کے لئے کیا کرنا ہوگا۔ کیا ہم آسانی سے ناگ خزانے تک پہنچ جائیں گے یا ہمیں بھی اس خزانے تک پہنچنے کے لئے خطرناک مرحلوں سے گزرنا ہوگا"۔ کالے شہزادے نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔ تو منکو بونا کالے شہزادے کو بتانے لگا کہ انہیں کس طرح اس خزانے تک پہنچنا ہے اور کس طرح اس سارے خزانے کو فنا کرنا ہے۔

عمروعیار نے ایک طویل انگڑائی لی اور جگالی کرنے کے انداز میں منہ چلاتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا۔ اس کا معمول تھا کہ وہ صبح فجر کی نماز سے پہلے جاگ جاتا تھا۔ غسل وغیرہ کر کے وہ سردار امیرحمزہ کے لشکر کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا اور پھر سردار امیرحمزہ سے سلام و دعا لینے کے بعد سیر و تفریح کے لئے لشکر سے دور نکل جاتا تھا اور پھر جب تھک جاتا تو واپس اپنے خیمے میں آ کر دوبارہ سو جاتا تھا اور پھر دوپہر تک اسی طرح سوتا رہتا تھا۔ اس کے بعد وہ پھر ظہر کی نماز

باجماعت ادا کرتا اور سردار امیرحمزہ کے دربار میں جا کر بیٹھ جاتا تھا۔

ان دنوں چونکہ سردار امیرحمزہ اور طلسم ہوشربا کے جادوگروں کے درمیان بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی اس لئے یہ عمروعیار کا معمول بن گیا تھا ورنہ حالت جنگ میں وہ بہت کم سوتا تھا۔

اس وقت بھی وہ اٹھا تو ظہر کی اذان ہو رہی تھی۔ عمروعیار نے اٹھ کر لباس تبدیل کیا اور ظہر کی نماز ادا کرنے لشکر میں چلا گیا۔ نماز ادا کرکے وہ سردار امیرحمزہ کے دربار میں جانے کے لئے ان کے خیمے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک آدمی تیزتیز چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ وہ ایک دبلا پتلا نوجوان تھا جس نے سادہ سا لباس پہن رکھا تھا۔

" عمروعیار، آپ خواجہ عمروعیار ہی ہیں ناں"۔ اس آدمی نے عمرو کے قریب آ کر اسے سلام کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ فرمایئے "۔ عمرو نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اور اسے پہچاننے کی کوشش کرتے

ہوئے کہا۔

" میرا نام تابان ہے۔ میں ملک فارس سے آیا ہوں۔ ملک فارس کے بادشاہ نے تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ دو سو خدام بھی سردار امیرحمزہ کی خدمت کے لئے بھیجے ہیں۔ میں انہی میں سے ایک ہوں"۔ اس آدمی نے جلدی سے کہا۔

" اچھا"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" مجھے آپ سے ایک نہایت ضروری اور اہم بات کرنی ہے۔ کیا آپ مجھے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت دے سکتے ہیں۔ بات آپ کے فائدے کی ہے"۔ تابان نامی شخص کا انداز عمروعیار کو لالچ دینے والا تھا۔

" کیا بات ہے"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" آپ میرے ساتھ علیحدگی میں چلیئے پھر میں بات کروں گا"۔ اس نے جلدی سے کہا۔

" اس وقت تو میں سردار امیرحمزہ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے جا رہا ہوں۔ واپسی میں مجھ سے مل لینا۔ پھر بات کر لیں گے"۔ عمرو نے اسے ٹالتے ہوئے کہا۔ ایک عام سے خادم سے بات کرنے میں

اسے کوئی دلچسپی نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس لئے اس بتا سکوں گا"۔ نوجوان خادم تابان نے کہا۔ عمرو عیار

نے اسے ٹالنا ہی مناسب سمجھا تھا۔ غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ نوجوان کے چہرے

" آپ کی واپسی تک اگر میں زندہ نہ رہا تو"۔ پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ موت کے سائے لہراتے

تابان نے اس بار قدرے افسردگی اور پریشانی کے عالم ہوئے اسے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

میں کہا تو عمرو عیار بری طرح سے چونک اٹھا۔ " کیا تم سچ مچ مجھے کسی خزانے کا راز بتانا چاہتے

" کیا مطلب، یہ تم نے کیا کہا ہے"۔ عمرو نے ہو"۔ عمرو نے اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے

حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہوئے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ میں چند پہروں کا " اوہ، ٹھیک ہے۔ تم چند لمحے میرا یہیں انتظار

مہمان ہوں۔ کیونکہ میری زندگی ختم ہونے والی ہے۔ رو میں سردار امیر حمزہ کو سلام کرکے اور ان سے

اگر میں نے آپ کو ناگ خزانے کے بارے میں نہ اجازت لے کر ابھی آتا ہوں"۔ عمرو نے جلدی سے

بتایا تو یہ راز ہمیشہ کے لئے میرے سینے میں ا۔ نوجوان تابان کو سر ہلاتے دیکھ کر عمرو تیز تیز قدم

میرے ساتھ دفن ہو جائے گا"۔ تابان نے بڑے اٹھاتا ہوا سردار امیر حمزہ کے خیمے کی طرف بڑھ گیا اور

مایوس لہجے میں کہا اور عمرو عیار اس کے منہ سے ناگ بر وہ واقعی چند ہی لمحوں بعد خوش خوش واپس لوٹ

خزانے کا سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔ ا۔ تابان نامی نوجوان اسی جگہ کھڑا تھا جہاں عمرو عیار

" ناگ خزانے کا راز۔ تم کس خزانے کا ذکر کرے چھوڑ کر گیا تھا۔

رہے ہو"۔ عمرو نے اس کی طرف پوری طرح متوجہ " چلو، چلو میرے ساتھ میں سردار امیر حمزہ سے

ہوتے ہوئے پوچھا۔ نعت لے آیا ہوں"۔ عمرو نے اس کے قریب آتے

" آپ مجھے وقت دیں گے تب ہی میں آپ کو کچھ ئے کہا تو تابان نے سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ایک

طرف چل پڑے۔ عمرو عیار اسے لئے ہوئے لشکر سے دور ایک جنگل میں آ گیا۔ جنگل کا وہ حصہ خاصا صاف ستھرا تھا۔ اس جگہ دور دور تک کوئی خطرناک جانور موجود نہیں تھا۔ ایک بڑے سے سایہ دار درخت کے پاس آ کر عمرو عیار نے زنبیل سے ایک چادر نکالا کر زمین پر بچھا دی اور اس پر بیٹھ گیا اور اس نوجوان جس کا نام تابان تھا کو بھی بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ بھی اس کے قریب بیٹھ گیا۔

" اب بتاؤ۔ تم مجھے کسی ناگ خزانے کا راز بتانا چاہتے ہو اور کیوں۔ اس کے علاوہ تم نے یہ کیسے کہہ دیا تھا کہ تم چند پہروں کے مہمان ہو اس کے بعد مر جاؤ گے۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تم مرنے والے ہو۔ زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کون کتنا عرصہ زندہ رہتا ہے۔ کس کی موت کب آتی ہے اس کے بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر"۔ عمرو نے اس سے مخاطب ہو کر جلدی جلدی سے کہنا شروع کر دیا۔

" سب سے پہلے میں آپ کو ناگ خزانے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ ناگ خزانہ یوں تو صدیوں پرانا خزانہ ہے مگر اس خزانے سے بڑا اور عظیم خزانہ اور نہ کبھی ہو سکتا ہے اور نہ ہے۔ ناگ خزانہ دنیا کے ایک بڑے اور نامور جادوگر، شیطان جادوگر کی ملکیت ہے۔ جو صدیوں پہلے ہلاک ہو چکا ہے۔ شیطان جادوگر پورے ایک ہزار سال زندہ رہا تھا۔ اسے خزانے حاصل کرنے اور اپنے پاس جمع کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ایک ہزار سالوں میں اس نے اپنے پاس سوائے خزانے جمع کرنے کے اور کچھ نہ کیا تھا۔ اس نے اپنے پاس جتنے خزانے جمع کر لئے تھے اس سے وہ ساری دنیا کی ریاستیں بھی خرید لیتا تو اس کا خزانہ کم نہ پڑتا۔ شیطان جادوگر نے اس خزانے کو ہزار رنگ خزانے کا نام دے رکھا تھا کیونکہ اس کے خزانے میں ہر رنگ کے موتی اور ہیرے موجود ہیں۔ بہرحال شیطان جادوگر تو ایک ہزار سال بعد مر گیا مگر اس کا خزانہ اسی جگہ پڑا رہ گیا۔ جہاں اس نے اس خزانے کو اکٹھا کر رکھا تھا۔ وہ خزانہ صدیوں سے اسی

جگہ موجود ہے اور اس کا راز کبھی بھی کسی پر آشکا
نہیں ہوا تھا۔

میں ملک فارس کا ہی رہنے والا ہوں۔ میرا باپ ایک لکڑہارا تھا۔ جو دن بھر جنگلوں میں جا کر لکڑیا کاٹتا رہتا تھا اور پھر میرا باپ اور میں شہر میں جا کر ان لکڑیوں کو بیچ کر اپنا پیٹ بھرنے کا انتظام کرتے تھے۔ پھر میرا باپ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مر گیا۔ تو میں اکیلا ہی جنگل میں جاتا اور لکڑیاں کاٹ کر لا اور پھر انہیں شہر لے جا کر بیچ کر اپنا اور اپنی بوڑھی ماں کا پیٹ بھرنے لگا۔

ایک روز میں صبح سویرے کلہاڑا لئے جنگل میں رہا تھا اور میں نے ایک درخت کو کاٹ کر نیچے گرا تھا کہ درخت کے کٹے ہوئے حصے میں مجھے ایک چمکدا چیز دکھائی دی۔ میں نے غور سے اس چیز کو دیکھا تو و شیشے کی ایک بوتل تھی۔ درخت میں شیشے کی بوتل دیکھ کر میں بے حد حیران ہوا تھا۔ بہرحال میں نے کلہاڑے سے درخت احتیاط سے چھیل کر اس بوتل کو باہر نکال لیا۔ وہ سفید شیشے کی بنی ہوئی بالشت بھر کی

ی بوتل تھی جس کے منہ پر سیاہ رنگ کی عجیب سی مہر لگی ہوئی تھی۔ اس مہر پر کھوپڑی اور ہڈیوں کا نشان بنا ہوا تھا۔ بوتل میں سفید رنگ کا دھواں بھرا ہوا تھا اور مجھے اس میں سنہری رنگ کی کوئی لمبی سی چمکنے والی چیز دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے بوتل کو زور زور سے ہلایا تو اس میں موجود سفید دھواں چھٹ گیا۔ اس بوتل میں ایک سنہری رنگ کا چھوٹا سا سانپ بند تھا۔ سانپ اس بوتل میں مردہ حالت میں تا تھا لیکن اس کے سنہری رنگ میں اتنی چمک تھی جیسے وہ سونے کا بنا ہوا ہو۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ اس بوتل میں بھلا کسی سانپ کو کس نے اور کیوں قید کر رکھا ہے اور پھر وہ بوتل درخت کے اندر کیسے چلی گئی۔ میں ابھی حیران ہو ہی رہا تھا کہ اچانک میں نے بوتل میں موجود سنہری سانپ میں حرکت ہوتے دیکھی۔ جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سانپ ابھی زندہ ہے۔

خواجہ عمرو عیار ہمارے ملک میں حکیموں کے پاس سانپ بھی اچھی قیمت پر بک جاتے ہیں کیونکہ وہ

اس سے ایک خاص دوا تیار کرتے ہیں اور پھر وہ تو سنہری سانپ تھا جو انتہائی نایاب نسل کا معلوم ہو رہا تھا۔ اسے زندہ دیکھ کر میں نے سوچا کہ اگر میں اسے شہر لے جا کر کسی حکیم کے پاس بیچوں گا تو اس کے مجھے اچھے خاصے پیسے مل جائیں گے۔ جس سے میں اپنے گھر میں نہ صرف مہینے بھر کا راشن جمع کر لوں گا بلکہ اپنی بیمار ماں کا علاج بھی آسانی سے کرا سکوں گا۔ یہ سوچ کر میں نے اس روز لکڑیاں نہ کاٹیں اور سنہری سانپ کو بوتل سمیت شہر لے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر ابھی میں مڑا ہی تھا کہ اچانک بوتل میں موجود سنہری سانپ جو شاید بے ہوش تھا کو اچانک ہوش آ گیا اور وہ اپنا چھوٹا سا پھن اٹھا کر بوتل میں زور زور سے منہ مارنے لگا۔ بوتل بند ہونے کے باوجود اس میں سے سانپ کے پھنکارنے کی آواز مجھے صاف سنائی دے رہی تھی۔ پھر اچانک مجھے ایک باریک انسانی آواز سنائی دی۔ میں نے غور کیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ آواز سنہری سانپ کے منہ سے نکل رہی ہو۔ میں نے بوتل کو کان سے لگایا تو

واقعی سنہری سانپ ہی انسانی آواز میں مجھ سے بات کر رہا تھا۔ پہلے تو میں اس سانپ کو انسانی آواز میں بولتے ہوئے سن کر پریشان ہو گیا۔ پھر نجانے مجھ میں کہاں سے اتنی ہمت آ گئی میں غور سے اس سانپ کی آواز سننے لگا۔ سنہری سانپ کہہ رہا تھا۔

" نیکدل لکڑہارے مجھے اس جادوئی بوتل سے آزاد کر دو۔ میں سینکڑوں برس سے اس بوتل میں قید ہوں۔ مجھے آزاد کر دو تاکہ میں بھی آزاد فضا میں سانس لے سکوں"۔

" مگر تمہیں اس بوتل میں قید کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے"۔ میں نے اس سے حیرانی سے پوچھا۔

" مجھے اس جادوئی بوتل میں سینکڑوں برس قبل ایک شیطان نامی جادوگر نے قید کیا تھا۔ کیونکہ میں اس کے ہزار رنگ خزانے کا راز جانتا تھا کہ اس کے پاس کتنا بڑا خزانہ ہے اور وہ اس نے کہاں جمع کر رکھا ہے۔ شیطان جادوگر نے اپنے ہزار رنگ خزانے کو ساری دنیا سے چھپا رکھا تھا۔ میں چونکہ اس خزانے کا راز جان چکا ہوں اس لئے شیطان جادوگر نے مجھے پکڑ

کر ایک بوتل میں بند کیا اور بوتل کے منہ پر جادوئی مہر لگا کر جنگل میں موجود اس درخت کے تنے میں قید کر دیا۔ میں سنہری ناگوں کی سب سے بڑی اور اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے شیطان جادوگر مجھے ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ مجھے ہلاک کر دیتا تو پاتال کے رہنے والے تمام ناگ اس کے دشمن بن جاتے۔ اس لئے اس نے مجھے جادوئی بوتل میں بند کرکے درخت کے تنے میں قید کر دیا تھا۔ میں سنہری ناگ صرف اور صرف پانی سے ہلاک ہو سکتا ہوں۔ پانی کے سوا مجھے دنیا کی کوئی طاقت ہلاک نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں صدیوں سے اس بوتل اور درخت کے تنے میں بند ہونے کے باوجود زندہ ہوں۔ اب چونکہ صدیاں گزر چکی ہیں اس لئے یقیناً شیطان جادوگر ہلاک ہو چکا ہوگا"۔ سنہری سانپ مجھے بتا رہا تھا اور میں حیرانی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اگر میں اسے جادوئی بوتل سے آزاد کر دوں تو وہ مجھے اس خزانے کے بارے میں بتا سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے اور اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پھر

اس نے مجھے بتایا کہ اس کا علم بتا رہا ہے کہ وہ خزانہ بدستور اسی جگہ موجود ہے جہاں شیطان جادوگر نے اسے صدیوں پہلے چھپایا تھا۔ پہلے وہ ہزار رنگ خزانہ کہلاتا تھا۔ اب اس خزانے پر چونکہ پاتال کے ناگوں نے قبضہ کر رکھا ہے اس لئے اسے اب ناگ خزانہ کہا جاتا ہے۔

خزانے کا سن کر میں لالچ میں آ گیا۔ تو اس نے مجھے خزانے کی مالیت کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جسے سن کر میں بے حد خوش ہوا اور سوچنے لگا کہ اگر واقعی ناگ خزانہ میرے ہاتھ آ جائے تو میں کسی ریاست کا سب سے بڑا بادشاہ بن سکتا ہوں۔ میں نے سنہری ناگ پر اعتماد کرکے ایک خنجر سے اس بوتل کے منہ پر لگی ہوئی جادوئی مہر توڑ دی۔ خنجر حفاظت کے طور پر میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ بہرحال میں نے سنہری سانپ کو بوتل سے آزاد کر دیا تو وہ میرا شکریہ ادا کرنے لگا۔ پھر اس نے مجھے بتانا شروع کر دیا کہ ناگ خزانہ کہاں ہے اور اسے کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ سنہری سانپ ابھی مجھے خزانے تک جانے

کا راستہ بتا ہی رہا تھا کہ اچانک زمین پھٹی اور اس میں شگاف ہو گیا۔ شگاف سے اچانک ایک سیاہ رنگ کا خوفناک ناگ نکلا اور اس نے جھپٹا مار کر سنہری سانپ کو نگل لیا۔ اس سیاہ ناگ کو زمین سے اس طرح نکلتے دیکھ کر اور اسے سنہری سانپ کو نگلتے دیکھ کر میں گھبرا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا مگر سیاہ ناگ اچانک اچھلا اور اڑتا ہوا مجھ پر آ پڑا اور اس نے مجھے کاٹ لیا اور کاٹتے ہی وہ اچھل کر مجھ سے دور جا پڑا۔ میری خوف سے گھگھی بندھ گئی تھی۔ سیاہ ناگ نے مجھے کاٹ لیا تھا اور مجھے اپنی گردن سے لے کر پیروں تک آگ ہی آگ بھرتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ پھر میں ایک دھماکے سے گر پڑا۔ اسی وقت سیاہ ناگ میرے قریب آ گیا اور اس کے منہ سے بھی انسانی آواز نکلنے لگی۔ وہ مجھ سے کہنے لگا کہ نوجوان لکڑہارے ایک تو تم نے شیطان جادوگر کے قید کئے ہوئے سنہری سانپ کو جادوئی بوتل سے آزاد کیا ہے اور دوسرے تم ہزار رنگ ناگ خزانے کا راز جان چکے ہو۔ اس خزانے پر اب ہم پاتال ناگوں کا راج ہے۔

وہ خزانہ ہمارا مقدس خزانہ ہے۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے مقدس خزانے کا راز کسی پر ظاہر ہو اور کوئی اس خزانے کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے اس نے سنہری ناگ کو نگل لیا ہے اور اس پاتال ناگ نے مجھے کاٹ کر میرے اندر اپنا زہر اگل دیا ہے۔ وہ چونکہ پاتال کا ناگ ہے اور خزانے کا محافظ ہے اس لئے اس کے زہر سے میں فوری طور پر ہلاک نہیں ہوں گا۔ زہر تین ماہ تک میرے رگ و پے میں اترتا رہے گا اور ٹھیک تین ماہ بعد میں یکلخت جل کر بھسم ہو جاؤں گا۔ اس کے زہر کا میں کوئی علاج نہیں کروا سکتا۔ کیونکہ سیاہ ناگ نے کہا تھا کہ میں دنیا کے تمام حکیموں سے علاج کرا لوں یا زمانے بھر کی نایاب جڑی بوٹیاں بھی کھا لوں تب بھی میں کسی صورت میں نہیں بچ سکوں گا۔

سیاہ ناگ نے مجھے سختی سے منع کیا تھا کہ سنہری ناگ نے مجھے ناگ خزانے کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اسے بھول جاؤں اور یہ راز کبھی کسی پر ظاہر نہ

کروں۔ اگر میں نے اس راز کو کسی پر ظاہر کرنے کی کوشش کی تو وہ پاتال سے آکر مجھے ہلاک کر دے گا۔ یہ کہہ کر وہ زمین کے شگاف میں واپس چلا گیا اور زمین دوبارہ برابر ہو گئی۔ میں وہیں پڑا کافی دیر تک تڑپتا رہا پھر آہستہ آہستہ میری حالت سنبھل گئی تو میں پریشانی کے عالم میں گھر آ گیا۔

کچھ ہی دنوں بعد مجھے محسوس ہوا جیسے میری طبیعت روز بروز بگڑتی جا رہی ہے۔ پہلے میں کئی کئی من لکڑیاں توڑ کر شہر لے جاتا تھا پھر نوبت یہاں تک آ گئی کہ مجھ سے زیادہ دیر اپنا کلہاڑا بھی نہیں اٹھایا جاتا تھا۔ میں نے جنگل سے لکڑیاں کاٹنا چھوڑ دیں اور ملک فارس کے بادشاہ کے ہاں ملازمت اختیار کر لی۔ وہاں سے مجھے اچھے خاصے پیسے ملنے لگ گئے۔ تو میں نے اپنی ماں سے چھپ کر اپنا علاج کرانا شروع کر دیا مگر مجھے کسی حکیم کی دوا کا افاقہ نہ ہو رہا تھا۔ دن پر دن گزرتے جا رہے تھے اور میں کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ اس وقت میں اندر سے جیسے کھوکھلا ہو چکا ہوں بس اتنا ضرور ہے کہ میں چل پھر لیتا ہوں۔ پھر بادشاہ

سلامت نے مجھے دوسرے نوکروں کے ساتھ یہاں بھیج دیا۔ آج تین ماہ پورے ہونے کا آخری دن ہے اور میرے اندر ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ یہاں آکر مجھے آپ کے بارے میں پتہ چلا تو میں نے اس خزانے کا راز آپ کو بتانے کا فیصلہ کر لیا۔ مجھے تو ہر حال میں مرنا ہی ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ جس خزانے کو میں نہ حاصل کر سکا اس خزانے کو آپ ضرور حاصل کر لیں اور میری اذیت ناک موت کا بدلہ اس سیاہ ناگ سے ضرور لیں۔ جس کے زہر سے میں ہلاک ہو رہا ہوں"۔ یہ سب بتا کر دبلے پتلے نوجوان نے خاموشی اختیار کر لی۔ آخری الفاظ کہتے ہوئے اس کا لہجہ رندھ گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ اس کی دکھ بھری داستان سن کر عمرو عیار بھی رنجیدہ ہو گیا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ آج سیاہ ناگ کے زہر کی وجہ سے تمہارا خاتمہ ہو جائے گا"۔ عمرو نے چند لمحے توقف کے بعد اس سے پوچھا۔

"ہاں"۔ نوجوان تابان نے جواب دیا۔

" اگر میں تمہارے جسم میں زہر کا توڑ کر دوں تو"۔ عمرو نے کسی خیال کے تحت اس سے پوچھا تو وہ چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک امید کی چمک ابھر آئی تھی۔

" وہ کیسے، کیا ایسا ممکن ہے"۔ اس نے جلدی سے پوچھا۔

" ہاں، میرے پاس ایک ایسے ناگ کا منکا ہے جو مجھے ناگوں کے شہنشاہ نے دیا ہوا ہے۔ اس منکے سے میں تمہارے جسم کا سارا زہر کھینچ سکتا ہوں"۔ عمرو نے سر ہلا کر کہا۔

" اوہ، اگر ایسا ہے خواجہ عمرو تو جلدی کرو۔ مجھے اس منکے سے شفایاب کر دو۔ میری ماں بے حد بوڑھی ہے۔ میں زندہ رہ کر ابھی اس کی بہت خدمت کرنا چاہتا ہوں"۔ نوجوان تابان نے جلدی جلدی سے کہا۔ اس کے چہرے پر امید کی کرنیں جگمگانے لگی تھیں۔

عمرو نے زنبیل سے ایک منکا اور خنجر نکال لیا۔ منکا اخروب جتنا بڑا تھا اور سفید رنگ کا تھا۔

" پہلے میں خنجر سے تمہارے پیر پر ایک چھوٹا سا

زخم لگاؤں گا پھر اس زخم پر منکا رکھ دوں گا۔ اس زخم سے منکا تمہارے جسم میں موجود سارا زہر کھینچ لے گا اور تم بالکل تندرست ہو جاؤ گے"۔ عمرو نے کہا تو نوجوان تابان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے جلدی سے اپنا پیر آگے کر دیا۔ عمرو نے اس کے پیر کے انگوٹھے پر خنجر کی نوک سے زخم لگایا اور پھر جلدی سے منکا اس زخم سے لگا دیا۔

" یہ کچھ ہی دیر میں تمہارے جسم سے سارا زہر باہر نکال دے گا۔ اتنی دیر میں تم مجھے سنہری ناگ نے، ناگ خزانے تک جانے کا جو راستہ تمہیں بتایا تھا وہ بتاؤ"۔ عمرو نے پوچھا۔

" یہاں سے سو کوس دور مشرق میں سفید چوٹیوں والے تین پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں کے دامن میں ایک بہت بڑی وادی ہے جسے جنت نظیر وادی کہا جاتا ہے۔ جنت نظیر وادی بے حد سرسبز ہے وہاں پھول پودوں کے ساتھ گھنے اور پھلوں سے بھرے ہوئے درخت بھی موجود ہیں۔ ان درختوں کے وسط میں ایک چھوٹا سا تالاب ہے جس کا پانی نیلے رنگ کا

ہے۔

"نیلے پانی کے تالاب میں اگر کسی سرخ خرگوش کا خون گرایا جائے تو تالاب سے ایک سنہری رنگ کا مینڈک نکل کر باہر آ جائے گا۔ اس مینڈک سے اگر پوچھا جائے کہ ناگ خزانے تک پہنچنے کے لئے طلسمات پورب کا راستہ کہاں ہے جس کے تین مرحلے ہیں تو سنہری مینڈک پوچھنے والے کو طلسمات پورب کا راستہ بتا دے گا۔ ابھی مجھے سنہری سانپ نے ہی اتنا ہی بتایا تھا کہ اسی وقت سیاہ ناگ وہاں آ گیا تھا اور اس نے سنہری سانپ کو نگل لیا تھا"۔ نوجوان تابان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس تین ماہ کا عرصہ تھا تو تم نے خود اس خزانے کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی"۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اپنی جان کی فکر تھی۔ میں اپنا علاج کراتا یا اس خزانے کے پیچھے بھاگتا"۔ نوجوان تابان نے کہا تو عمرو نے پرخیال انداز میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں میرے بارے میں یہاں کس نے بتایا تھا اور پھر تمہیں ناگ خزانے کے بارے میں مجھے ہی بتانے کا خیال کیوں آ گیا"۔ عمرو نے اس کی طرف قدرے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ کے متعلق بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں خواجہ عمرو۔ ملک فارس کے بادشاہ کی خدمت میں مجھے زیادہ دن نہیں ہوئے تھے۔ وہاں میں نے آپ کے کارناموں کے بہت سے قصے سنے تھے۔ کہ آپ بے حد بہادر اور طاقتور انسان ہیں جو جنوں، دیوؤں، جادوگروں اور جادوگرنیوں کے ساتھ لڑتے رہتے ہیں۔ وہاں آپ کی خوبیوں کے ساتھ خامیوں کی بھی باتیں ہوتی رہتی ہیں"۔ نوجوان تابان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خامیاں"۔ عمرو چونکا۔

"معاف کیجئے گا۔ مگر میں نے سنا ہے کہ آپ حد درجہ کنجوس اور خاص طور پر خزانوں کو حاصل کرنے کا بے پناہ لالچ رکھتے ہیں۔ خزانے حاصل کرنے کے لئے آپ کو آگ کے دریا میں بھی کودنا پڑے تو آپ اس

سے بھی دریغ نہیں کرتے"۔ نوجوان تابان نے کہا تو عمرو خجل خجل انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

" اچھا، ابھی تم نے مجھے بتایا تھا کہ سیاہ ناگ نے تم سے کہا تھا کہ تم اگر کسی کو ناگ خزانے کا راز بتاؤ گے تو وہ اسی وقت تمہارے سامنے آ کر تمہیں ہلاک کر ڈالے گا۔ تم نے مجھے سارا راز بتا دیا ہے تو پھر سیاہ ناگ یہاں آیا کیوں نہیں"۔ عمرو نے اپنی خجالت مٹانے کے لئے نوجوان تابان سے جلدی سے پوچھا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں خواجہ عمرو۔ ہو سکتا ہے یہ بات اس نے مجھے ڈرانے کے لئے کہی ہو کہ میں اس خزانے کا کسی سے تذکرہ نہ کروں اور تین ماہ بعد اذیت ناک موت مر جاؤں"۔ اس نے جواب دیا۔

عمرو نے دیکھا سفید منکے نے آہستہ آہستہ سیاہ رنگت اختیار کرنا شروع کر دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ نوجوان تابان غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ اس کے جسم میں واقعی زہر بھرا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے اس نے عمرو کو ناگ خزانے کے بارے میں جو بتایا تھا وہ بھی غلط نہیں ہو سکتا تھا۔

" خواجہ عمرو، میں زندہ رہوں یا نہ رہوں مگر تم اس ناگ خزانے کو حاصل کرنے ضرور جانا اور اس سیاہ ناگ کو بھی ہلاک کر دینا جس نے تین ماہ سے میری زندگی میں عذاب بھر رکھا تھا"۔ نوجوان تابان نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کوشش کروں گا"۔ عمرو نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ نوجوان تابان کو ٹالنا چاہتا ہو کہ اسے خزانے حاصل کرنے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ حالانکہ اتنے بڑے اور عظیم الشان خزانے کا سن کر اس کے دل میں لڈو پھوٹنا شروع ہو گئے تھے۔ وہ دل ہی دل میں پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اس عظیم الشان خزانے کو حاصل کرنے ضرور جائے گا۔

" کوشش، نہیں خواجہ عمرو کوشش نہیں۔ تمہیں اس خزانے کو ہر حال میں اور ہر قیمت پر حاصل کرنا ہوگا اور سیاہ ناگ کو بھی مارنا ہوگا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تمہارے اس منکے سے میں آج مرنے سے بچ گیا تو وہ مجھے ہلاک کرنے پھر بھی آ سکتا ہے"۔ نوجوان تابان نے کہا۔

" اوہ ہاں، یہ بھی ہے۔ اس لحاظ سے تو واقعی ا سیاہ ناگ کو ہلاک کرنا بہت ضروری ہے ورنہ جہاں بھی جاؤ گے وہ تمہاری جان کا دشمن بنا ر گا"۔ عمرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ وعدہ کرتے ہیں کہ ناگ خزانہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ اس خوفناک ناگ کو ضرو ہلاک کریں گے"۔ نوجوان تابان نے خوش ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے تابان میں وعدہ کرتا ہوں۔ اگر میں خزانہ حاصل کرنے گیا تو میں سیاہ ناگ کو بھی ضرو ہلاک کر دوں گا"۔ عمرو نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

" ایسے نہیں آپ مقدس کتاب کی قسم کھائیے"۔ نوجوان تابان نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ عمروعیار ج ناگ خزانے کو حاصل کرنے کے خیال میں کھویا ہو تھا اس نے مقدس کتاب کی قسم کھا لی۔ پھر جیسے اسے فوراً ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کہ اب وعد کرکے اور مقدس کتاب کی قسم کھا کر وہ اس بات کا پابند ہو گیا ہے کہ وہ اس خوفناک سیاہ ناگ کا خاتمہ ضرور کرے جس نے اس نوجوان تابان کو کاٹ کر

اسے تین ماہ اذیت میں مبتلا رکھا تھا۔

" اب میں مطمئن ہوں"۔ نوجوان تابان نے کہا مگر اسی لمحے ایک زبردست کڑاکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے نوجوان تابان یوں جل کر راکھ بنتا چلا گیا جیسے اس کا جسم خشک پتوں کا بنا ہوا ہو۔ اسے اس طرح جل کر راکھ ہوتے دیکھ کر عمروعیار بری طرح سے بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹھیک اسی لمحے عمروعیار کے سامنے سے زمین پھٹی اور اچانک وہاں سے سیاہ رنگ کا ایک خوفناک ناگ نکل کر باہر آگیا۔

کالے شہزادے نے منکو بونے سے صلاح مشورے کئے اور پھر وہ اٹھ کر پہلے شاہ زارم کے پاس گیا اور اسے اپنے بارے میں جانے کا کہہ کر اپنے ماں باپ کے پاس چلا گیا۔ انہیں مختصر تفصیل بتا کر اس نے ان سے اجازت لی اور پھر ان کی دعائیں لیتا ہوا محل سے باہر آ گیا۔ جیسے ہی وہ محل سے باہر آیا اسی وقت منکو بونا اس کے قریب آ نمودار ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

منکو بونا صرف کالے شہزادے کو نظر آتا تھا اور اس کی آواز بھی سوائے کالے شہزادے کے اور کوئی

نہیں سن سکتا تھا۔ اس لئے منکو بونے کو اس طرح نمودار ہوتے دیکھ کر کالے شہزادے نے کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا تھا۔

"اب ہمیں جانا کس طرف ہے"۔ کالے شہزادے نے اردگرد چلتے ہوئے لوگوں سے نظر بچا کر سرگوشی سے منکو بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کسی آبادی میں چلتے ہیں۔ شاید ہمیں وہاں کوئی اندھی، کانی، لنگڑی، لولی بونی مل جائے"۔ منکو بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا مطلب"۔ اس کی بات سن کر کالے شہزادے نے چونک کر پوچھا۔

"شہزادی تامانہ کو سردار چانگلو بونے کی قید سے آزادی ملنے کے بعد میں اسے اس کے ماں باپ کے پاس چھوڑ آیا تھا پھر میں نے بابا جانی سے کہا تھا کہ میری جلد سے جلد شہزادی تامانہ سے شادی کرا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی شہزادی کو اٹھا کر لے جائے اور میں شہزادی تامانہ سے شادی کے چکر میں کنوارہ ہی مارا جاؤں۔ ویسے بھی میں جب سے تمہارے ساتھ لگا

ہوں شدید اور خوفناک حالات میں پھنس گیا ہوں۔ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ کب کیا ہو جائے۔ بابا جانی نے تو صاف انکار کر دیا ہے کہ دو سو سالوں تک میری شہزادی تامانہ سے شادی نہیں ہو سکتی۔ میری دنیا کے دو سو سال اور تمہاری دنیا کے پانچ سال۔ اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔ اس سے تو بھی بہتر ہے کہ میں تمہاری دنیا کے کسی جنگل میں جا کر کسی اندھی، کانی، لولی، لنگڑی بندریا سے شادی کر لوں"۔ منکو بونا کہتا چلا گیا پہلے تو کالا شہزادہ حیرت سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اسے منکو بونے کی بات سمجھ میں آئی وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسے اس طرح اچانک ہنستے دیکھ کر راہ چلتے ہوئے لوگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

" اس طرح مت ہنسو۔ لوگ تمہیں پاگل سمجھیں گے"۔ منکو بونے نے جلدی سے کہا۔ کالے شہزادے نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ پا کر خجالت سے اپنی ہنسی روک لی۔ اسے اس طرح ہنسی روکتے دیکھ کر اس بار منکو بونا زور سے ہنس پڑا تھا کیونکہ اچانک

ہنسی روکنے کی وجہ سے کالے شہزادے کا عجیب سا منہ بن گیا تھا۔ کالے شہزادے نے گھور کر اس کی طرف دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

" ارے، ارے آہستہ چلو کالے شہزادے۔ میں بونا ہوں تمہاری رفتار سے میں نہیں چل سکتا۔ ارے رکو مجھے تو ساتھ لے لو۔ ارے کہیں مجھ سے پہلے جنگل میں پہنچ کر تمہارا اپنا کسی بندریا سے شادی کرنے کا ارادہ تو نہیں بن گیا"۔ منکو بونے نے بدستور ہنستے ہوئے کالے شہزادے کو چھیڑتے ہوئے کہا۔ کالے شہزادے نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ منکو بونے کی مزاحیہ باتوں پر اسے ہنسی تو بہت آ رہی تھی جسے وہ بمشکل روک رہا تھا۔ اس سے بات کر کے وہ لوگوں میں اپنا مذاق نہیں بنانا چاہتا تھا ورنہ واقعی لوگوں نے اسے پاگل سمجھنا شروع کر دینا تھا۔

کالا شہزادہ اصطبل میں گیا اور اس نے وہاں سے ایک صحت مند گھوڑا نکال لیا۔ اس کے کہنے پر سائیس نے گھوڑے پر زین کس دی اور پھر کالا شہزادہ اس پر سوار ہو گیا اور گھوڑے کو شہر کے۔ باہر جانے والے

راستے کی طرف دوڑانے لگا۔ منکو بونا اچھلا اور اڑتا ہوا اس کے سر پر پرواز کرنے لگا۔

" خدا کے لئے کالے شہزادے کسی بندریا سے شادی نہ کرنا ورنہ لوگ تمہارے بچوں کو کالے شہزادے کے بچے نہیں بندریا کے بچے کہہ کر پکارنا شروع کر دیں گے"۔ منکو بونے نے پھر کالے شہزادے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

" تم میرے ساتھ کسی جنگل میں چلو۔ آج میں نے سچ مچ تمہاری شادی کسی بندریا سے نہ کروا دی تو کہنا"۔ کالے شہزادے نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی۔ تم سچ کہہ رہے ہو ناں کالے شہزادے"۔ منکو بونے بھلا اس آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

" بالکل، میں جنگل میں جا کر کسی ایسی بندریا کو تلاش کروں گا جو نہ صرف کانی ہو بلکہ لولی لنگڑی ہونے کے ساتھ گنجی بھی ہو۔ تاکہ تمہاری جو اولاد ہو وہ بھی گنجی پیدا ہو"۔ کالے شہزادے نے ہنستے

ہوئے کہا۔

" گنجی اولاد۔ ارے باپ رے۔ اگر میں کسی گنجی بندریا سے شادی کروں گا تو کیا واقعی میری اولاد بھی گنجی ہی پیدا ہوگی"۔ منکو بونے نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور کالے شہزادے کا ایک بار پھر قہقہہ نکل گیا۔

" آزما کر دیکھ لینا"۔ کالے شہزادے نے کہا تو منکو بونا بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

" نہ بابا، پھر تو میں کسی بندریا سے شادی نہیں کروں گا۔ چاہے ہو لولی لنگڑی، اندھی کانی، گونگی بہری یا گنجی ہو۔ اگر میری ہونے والی اولاد بھی ایسی ہی ہوئی تو میں کیا کروں گا"۔ منکو بونے نے فوراً ہی ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا تو کالے شہزادے کی ہنسی تیز ہو گئی۔

" اچھا اب مذاق چھوڑو۔ یہ بتاؤ ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا ہے"۔ کالے شہزادے نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ تیزی سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے وہ ایک جنگل کے قریب پہنچ گئے تھے ۔ اس جنگل میں آنے کے

لئے منکو بونے نے ہی کالے شہزادے سے کہا تھا۔

" جنگل میں جا کر ہمیں سب سے پہلے کسی ایسے سیاہ ناگ کو تلاش کرنا ہے جو پاتال کی انتہائی گہرائیوں تک آسانی سے جا سکتا ہو۔ جو ناگ پاتال کی انتہائی گہرائی میں جانے کی صلاحیت رکھتا ہوگا وہی ناگ ہمیں اس گہرائی میں موجود سرخ دلدل کی تہہ میں موجود کالا ہیرا لا کر دے سکتا ہے۔ جب تک ہمارے پاس کالا ہیرا نہیں ہوگا ہم شیطان جادوگر کے طلسمات پچھم کے دروازے پر نہیں پہنچ سکتے۔ جو واپسی کے تین طلسمات پر مشتمل ہے"۔ منکو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ہم طلسمات پچھم کے مرحلوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ عمروعیار طلسمات پورب کے تین مرحلوں کو فنا کر کے ناگ خزانہ حاصل کرنے جائے گا تو اسے واپسی پر طلسمات پچھم کے تین مرحلوں کا سامنا کرنا ہوگا جو طلسمات پورب کے تین مرحلوں سے زیادہ خطرناک ہیں"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" دیکھو کالے شہزادے، ہمارا مقصد اس خوفناک ناگ خزانے کو تباہ کرنے کا ہے جس کے حصول کے لئے عمروعیار جا رہا ہے۔ عمروعیار کو اس خزانے کے حصول کے لئے لازمی طور پر ان طلسمات سے گزرنا ہوگا۔ ان طلسمات کو عمروعیار ہی اپنی کوششوں سے ختم کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے خزانے کے حصول کے لئے جانا ہے۔ ہم ان طلسمات کا رخ نہیں کر سکتے اگر ہم ان طلسمات میں جانے کی کوشش کریں گے تو عمروعیار سمیت ہم بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے ہم ناگ خزانے تک پہنچنے کے لئے ان دوسرے طلسمات میں جائیں گے جو واپسی کے طلسمات ہیں اور انہیں طلسم پچھم کہا جاتا ہے ۔

اگر ہم نے طلسمات پچھم کا خاتمہ نہ کیا تو عمروعیار ناگ خزانے کو حاصل کرے یا نہ کرے اسے واپسی پر طلسمات پچھم سے گزرنا ہوگا۔ جس کو فنا کرنا عمروعیار کے لئے بھی انتہائی مشکل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اگر طلسمات پورب فتح کر لئے اور پھر واپسی کے طلسمات پچھم میں داخل ہوا تو اس کے لئے

وہ طلسمات اس قدر سخت اور خطرناک ہو جائیں گے کہ اس کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔ اگر ہم ان طلسمات کا خاتمہ کر لیں گے اور ناگ خزانے کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو عمروعیار کی ناگ خزانے سے جان بچ جائے گی بلکہ وہ واپسی کے طلسمات میں جانے سے بھی بچ جائے گا"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے ایک بار ہم عمروعیار سے نہ مل لیں۔ اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ ہو سکتا ہے وہ اس خزانے کو حاصل کرنے کا ارادہ ترک کر دے"۔ کالے شہزادے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" نہیں، عمروعیار نہیں مانے گا۔ میں نے تمہیں بتایا ہے ناں کہ عمروعیار خزانہ حاصل کرنے کی قسم کھا چکا ہے اور وعدہ کر چکا ہے۔ اس خزانے کو حاصل کرنا یا اس تک پہنچنا اس کی مجبوری بن چکی ہے"۔ منکو بونے نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہم اور عمروعیار، الگ الگ طلسمات میں سفر کریں گے اور ان کے مرحلے فنا کریں گے۔ ہم

طلسمات پچھم میں سفر کریں گے جبکہ عمروعیار طلسمات پورب میں سفر کرے گا۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری ملاقات عمروعیار سے بالکل بھی نہیں ہو سکے گی اور پھر ایک اہم بات تو میں تم سے پوچھنا ہی بھول گیا ہوں"۔ کالے شہزادے نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

" وہ کیا"۔ منکو بونے نے پوچھا۔

" جیسا کہ عمروعیار تمہارے کہنے کے مطابق پہلے تین طلسمات یعنی طلسمات پورب میں جائے گا اور ہمیں بعد کے تین طلسمات کا خاتمہ کرکے ناگ خزانے تک پہنچنا ہوگا۔ مگر ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ پہلے طلسمات کا کون خاتمہ کرے گا۔ اگر ہم سے پہلے عمروعیار طلسمات پورب کا خاتمہ کرکے ناگ خزانے تک پہنچ گیا تو ......" کالے شہزادے کے لہجے میں تشویش کی جھلک تھی۔

" ہاں واقعی یہ تشویش والی بات ہے۔ اگر عمروعیار ہم سے پہلے ناگ خزانے تک پہنچ گیا تو ہمارا مقصد تو واقعی ناکام ہو جائے گا"۔ منکو بونے نے بھی فکرمند

ہوتے ہوئے کہا۔

" جن طلسمات کو ہم سر کرنے جا رہے ہیں اس ک تفصیلات تمہیں بھی نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں او انہیں کیسے فنا کیا جا سکتا ہے۔ تمہارے کہنے کے مطابق واپسی کے طلسمات پہلے طلسمات سے کہیں زیادہ سخت اور خوفناک ہیں۔ جن کو فنا کرنے میں ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جائے گا۔ اس لحاظ سے تو عمروعیار ہم سے پہلے ہی ناگ خزانے تک پہنچ جائے گا"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" اوہ، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ واپسی کے طلسمات میں ہمیں واقعی اچھا خاصا وقت لگ سکتا ہے۔ پھر تمہارا کیا خیال ہے ہمیں کیا کرنا چاہئے "۔ منکو بونے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا حل تو سمندر بابا ہی بتا سکتے ہیں"۔ کالے شہزادے نے کندھے اچکا کر کہا۔

" تو پھر ہمیں طلسمات میں جانے سے پہلے ایک بار سمندر بابا سے مل لینا چاہئے "۔ منکو بونے نے پرخیال انداز میں کہا۔

" ہاں، یہ بہت ضروری ہے"۔ کالے شہزادے نے سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اسے اچانک سمندر بابا کی آواز سنائی دی۔ کالے شہزادے نے جلدی سے گھوڑے کی لگامیں کھینچ کر اسے روک لیا۔ کیونکہ تیزرفتاری سے گھوڑے کے بھاگنے کی آواز میں اسے سمندر بابا کی آواز بے حد مدہم سنائی دی تھی۔

عمروعیار حیرت اور پریشانی کے عالم میں اس سیا
ناگ کو دیکھ رہا تھا جو نوجوان تابان کے جل کے راکھ
ہونے کے بعد زمین سے نکلا تھا اور پھن اٹھا کر
عمروعیار کے سامنے کھڑا ہو کر اسے سرخ سرخ آنکھوں
سے گھور رہا تھا۔ وہ نہایت خوفناک انداز میں پھنکار
رہا تھا۔ اس کی سرخ دوشاخہ زبان بار بار باہر کو لپک
رہی تھی۔

"تو وہ تم ہو جسے یہ بدبخت آدم زاد ناگ خزانے
کا راز بتا رہا تھا"۔ اچانک سیاہ ناگ کے منہ سے
انسانی آواز نکلی اور عمروعیار بری طرح سے اچھل پڑا۔

نسانی آواز میں بات کرنے والا ناگ اس نے پہلی
مرتبہ دیکھا تھا۔

"تت، تم کون ہو"۔ عمروعیار نے ناگ کی جانب
ڈرے خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں وہی سیاہ ناگ ہوں جس کے بارے میں یہ
ڑہارا تمہیں بتا رہا تھا۔ میں نے ہی اسے کاٹ کر اس
ے جسم میں اپنا زہر اتارا تھا جس کے اثر سے یہ
ل کر بھسم ہو گیا ہے"۔ ناگ نے اپنے مخصوص
پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاتال ناگ، اوہ تم پاتال ناگ ہو"۔ عمرو نے
چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں پاتال ناگ بھی ہوں اور ناگ خزانے
محافظ بھی۔ جس کے بارے میں اس لکڑہارے نے
ہیں بتایا تھا۔ میں نے اس بدبخت کو سختی سے منع
تھا کہ یہ ناگ خزانے کا راز کسی پر ظاہر نہ کرے
ر اس نے خزانے کا راز تمہیں بتا دیا ہے۔ اب اس
طرح تمہیں بھی مرنا ہوگا تاکہ تمہارے ساتھ یہ راز
میشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"۔ سیاہ ناگ نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تو وہ بدبخت ناگ تم ہو جس کی وجہ سے ایک بے گناہ اور معصوم انسان ہلاک ہوا ہے"۔ اس کی بات سن کر عمرو عیار کو بھی غصہ آگیا تھا۔

" ہاں۔ اچھا ہوا یہ میرے آنے سے پہلے خود ہی میرے زہر سے ہلاک ہوگیا۔ مجھے آنے میں دیر ہو گئی ورنہ میں اس بار اسے کاٹ کر اس کے جسم میں اس قدر زہر اگل دیتا کہ اس کا جسم دھماکے سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا"۔ سیاہ ناگ پھنکارا۔

" تمہارے لہجے میں غرور بھرا ہوا ہے سیاہ ناگ تم نے ایک بے گناہ انسان کو مارا ہے۔ میں نے اس انسان کے سامنے تمہیں ہلاک کرنے کی قسم کھائی ہے۔ اچھا ہوا تم خود ہی میرے سامنے آگئے ہو۔ اب میں تمہیں مار کر اس شریف اور بے گناہ انسان کی موت کا تم سے بدلہ لوں گا اور تمہاری لاش کو آگ میں جلا کر راکھ بنا دوں گا"۔ عمرو نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم مجھے نہیں مار سکتے عمرو عیار۔ میری موت

جیسے معمولی انسان کے ہاتھوں نہیں ہو سکتی۔ میں اس وقت تمہاری دنیا کی زمین پر ہوں۔ میری موت صرف اور صرف ناگ خزانے کے ڈھیر پر ہو سکتی ہے۔ ناگ خزانے تک تم زندگی بھر نہیں پہنچ سکتے۔ نہ تم خزانے تک پہنچ سکو گے اور نہ ہی تم مجھے ہلاک کر سکو گے البتہ ناگ خزانے کا راز جاننے کے جرم میں، میں تمہیں ضرور ہلاک کروں گا۔ ابھی اور اسی وقت"۔ سیاہ ناگ نے عمرو عیار کے غضب کو ہوا دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ، یہ تمہاری خام خیالی ہے سیاہ ناگ۔ لکڑہارے تابان سے میں نے صرف تمہیں اس صورت میں ہلاک کرنے کی قسم کھائی تھی کہ اگر میں خزانہ حاصل کرنے گیا تو تمہیں بھی ضرور ہلاک کروں گا۔ اگر تمہاری موت یہاں نہیں ہو سکتی تو آج میں تمہارے سامنے قسم کھاتا ہوں کہ اب میں نہ صرف تمہارے ناگ خزانے کو حاصل کروں گا بلکہ میں تمہارے ساتھ ان تمام ناگوں کا بھی خاتمہ کر دوں گا جنہوں نے ناگ خزانے پر قبضہ کر رکھا ہے"۔ عمرو عیار

واقعی ناگ کی بات سن کر غصے میں آگیا تھا۔

" ایسا تب ہوگا جب تم زندہ رہو گے"۔ سیاہ ناگ نے غضبناک لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور کسی کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اس کی طرف آیا مگر عمرو پہلے سے ہی ہوشیار تھا۔ وہ اسے چھلانگ لگاتے دیکھ کر تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ سیاہ ناگ زناٹے دار آواز نکالتا ہوا اس کے قریب سے گزرتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ عمرو نے پلٹتے ہوئے جلدی سے زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر ہاتھ میں لے لی۔

سیاہ ناگ دوسری طرف گر کر تیزی سے پلٹا اور عمروعیار پر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے چھلانگ لگانے ہی لگا تھا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر وہیں رک گیا۔

" مقدس تلوار۔ اوہ تمہارے پاس مقدس تلوار کہاں سے آ گئی"۔ اس کے منہ سے قدرے خوف بھری آواز نکلی۔ تلوار حیدری سے سیاہ ناگ کو خوفزدہ ہوتے دیکھ کر عمروعیار کو جوش آ گیا۔

" اب حملہ کرو مجھ پر۔ اس مقدس تلوار سے میں نے تمہارے ٹکڑے نہ کر دیئے تو میرا نام عمروعیار نہیں"۔ عمرو نے غراتے ہوئے کہا مگر اس مرتبہ سیاہ ناگ نے عمرو پر چھلانگ لگانے کی بجائے مڑ کر تیزی سے جنگل کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر عمرو تلوار لہراتا ہوا تیزی سے اس کے پیچھے لپکا مگر سیاہ ناگ کی رفتار بے حد تیز تھی۔

" رک جاؤ بدبخت ناگ۔ اب بھاگ کر کہاں جا رہے ہو۔ آؤ حملہ کرو مجھ پر"۔ عمرو نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا مگر سیاہ ناگ کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے گھنی جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ عمروعیار غصے میں اس قدر بھرا ہوا تھا کہ وہ اندھا دھند ان جھاڑیوں میں گھس گیا اور جھاڑیوں پر تلوار چلانے لگا۔

" باہر نکلو، اب چھپ کیوں رہے ہو بدبخت ناگ۔ باہر آؤ میں تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا"۔ عمرو نے جھاڑیوں پر تلوار مارتے ہوئے غصے سے چیختے ہوئے کہا مگر ناگ نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ تلوار مار مار کر

عمرو نے بے شمار جھاڑیاں کاٹ ڈالی تھیں مگر وہ سیاہ ناگ اسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

" بھاگ گیا بزدل کہیں کا۔ تم نے میرے غضب کو للکارا ہے سیاہ ناگ اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ تم پاتال میں جاؤ یا سمندر کی گہرائی میں جا چھپو۔ لیکن میں تمہیں ہلاک کرنے ضرور آؤں گا اور تمہارا ناگ خزانہ بھی حاصل کروں گا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں"۔ عمرو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

غصے اور نفرت کی شدت سے اس کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر غصے سے سیاہ ناگ کو تلاش کرتا رہا پھر اس نے تلوار حیدری زنبیل میں ڈال لی اور واپس پلٹ پڑا۔ جس جگہ وہ اور نوجوان تابان بیٹھے تھے وہاں آ کر عمرو عیار نے چادر اٹھائی اور اسے لپیٹ کر زنبیل میں رکھ لی۔ پھر اس نے زنبیل سے سنہری چپلیں نکال لیں۔

جوتے اتار کر اس نے زنبیل میں رکھے اور سنہری چپلوں کو پیروں میں ڈال لیا۔

" سنہری چپلو، مجھے سفید چوٹیوں والے ان تین

پہاڑوں کے دامن میں پہنچا دوں جہاں سرسبز وادی اور نیلے پانی کا تالاب ہے"۔ عمرو عیار نے سنہری چپلوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ کسی تیر کی طرح سیدھا اوپر اٹھتا چلا گیا۔ اوپر اٹھتے ہوئے اس نے زنبیل سے چادر سلیمانی نکال کر اپنے جسم پر لپیٹ لی تھی تاکہ اسے کوئی اس طرح اڑتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔

سیاہ ناگ نے عمرو عیار کو اس قدر غصہ دلا دیا تھا کہ اس نے اسی وقت ناگ خزانہ حاصل کرنے اور سیاہ ناگ کو ہلاک کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ غصے اور جوش میں عمرو عیار نہ صرف سنہری تختی سے مشورہ کرنا بھول گیا تھا بلکہ اس مہم پر جانے سے پہلے اس نے سردار امیر حمزہ سے بھی اجازت نہ لی تھی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنی بڑی اور خوفناک سازش کا شکار ہونے جا رہا ہے۔ ایک ایسی سازش جہاں اسے موت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آ سکتا تھا۔

"کیا بات ہے کالے شہزادے تم نے گھوڑا کیوں روک لیا ہے"۔ کالے شہزادے کو گھوڑا روکتے دیکھ کر منکو بونے نے ہوا میں معلق ہو کر پوچھا۔

"مجھے سمندر بابا کی آواز سنائی دی تھی"۔ کالے شہزادے نے ہوا میں کان لگاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"سمندر بابا۔ اوہ، اچھا"۔ منکو بونے نے کہا اور جلدی سے زمین پر اتر آیا۔

"بیٹا شہریار"۔ سمندر بابا کی آواز کالے شہزادے کی سماعت سے ٹکرائی تو کالے شہزادے کے چہرے پر

ان کے لئے عقیدت و احترام کے آثار ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

"جی سمندر بابا۔ میں آپ کی آواز سن رہا ہوں"۔ کالے شہزادے نے سمندر بابا کو سلام کرتے ہوئے عقیدت اور مؤدب لہجے میں کہا۔

"تم جس بات کے لئے پریشان ہو رہے ہو میں اس کے بارے میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ یوں تو منکو بونے نے تمہیں تمام تفصیلات بتا دی ہیں۔ میں انہیں نہیں دوہراؤں گا بس تمہیں اتنا بتا دیتا ہوں کہ طلسمات پورب کو سوائے عمروعیار کے اور کوئی فنا نہیں کر سکتا اور طلسمات پچھم کا خاتمہ تمہارے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ طلسمات چونکہ صدیوں پرانے ہیں اور سینکڑوں برس سے بند ہیں اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ ان طلسمات میں کیا ہے اور انہیں کس طرح فنا کیا جا سکتا ہے۔ طلسمات پورب عمروعیار اپنی کراماتی چیزوں کی مدد سے فنا کرے گا اور طلسمات پچھم تم اپنی پراسرار طاقتوں سے ختم کرو گے۔ اس کے علاوہ ان طلسمات میں منکو بونا بھی تمہارے ساتھ

رہے گا۔ یہ تمہارے ساتھ طلسم میں جا کر ان طلسمات کا راز معلوم کرے گا کہ ان طلسمات کا کس طرح خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ جب تم اور عمروعیار اپنے اپنے طلسمات فنا کر لو گے تو تم دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ جاؤ گے۔ واپسی کے طلسمات چونکہ پہلے ہی ختم ہو چکے ہوں گے اس لئے جادوئی نظام کے تحت جب دو افراد ایسا کریں تو ایک اور طلسم خودبخود تیار ہو جاتا ہے۔ اس طلسم میں کوئی جادوئی طاقت نہیں ہوتی بلکہ ان دو افراد کا آمنا سامنا ہوتا ہے جو ایک جیسے مقصد کے لئے طلسمات کا خاتمہ کر رہے ہوں۔ تمہاری آسانی کے لئے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ عمروعیار بھی تین طلسم تباہ کرکے ناگ خزانے تک پہنچے گا اور تم بھی تین طلسموں کو فنا کرکے ناگ خزانے تک پہنچو گے تو تم دونوں ناگ خزانے کے ساتویں طلسم میں ایک دوسرے کے مقابل آ جاؤ گے۔ اس طلسم میں تم دونوں کا مقابلہ ہوگا۔ تم اپنی طاقتیں استعمال کرو گے اور عمروعیار اپنی صلاحیتیں۔ تم دونوں میں جو ایک دوسرے کو

شکست دے گا وہی ناگ خزانے تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکے گا۔ اب یہ تمہاری پراسرار طاقتوں اور تمہاری عقل پر منحصر ہے کہ تم عمروعیار کو کیسے شکست دیتے ہو اور دوسری طرف عمروعیار اپنی عقل اور طاقتوں کا استعمال کرکے تمہیں بھی شکست دے سکتا ہے۔ تم عمروعیار کو اگر شکست دینے میں کامیاب ہو گئے تو عمروعیار کی زندگی بچ جائے گی اور اگر عمروعیار نے تمہیں شکست سے دوچار کر دیا تو وہ لامحالہ خزانے تک پہنچ جائے گا اور پھر جو ہوگا اس کے متعلق تم اچھی طرح سے جانتے ہی ہو"۔ سمندر بابا نے کالے شہزادے کو بتاتے ہوئے کہا۔

" ایک دوسرے کو شکست دینے سے آپ کی کیا مراد ہے سمندر بابا۔ کیا ہم ایک دوسرے کو مارنے کے لئے مقابلہ کریں گے"۔ کالے شہزادے نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں، اس مقابلے میں تم دونوں کو ایک دوسرے کو اس حد تک زخمی کرنا ہوگا کہ تم میں سے کوئی بے ہوش ہو جائے"۔ سمندر بابا نے کہا تو کالے

شہزادے کے چہرے پر اطمینان آگیا۔

" سمندر بابا جس طرح مجھے ساری تفصیلات معلوم ہو چکی ہیں کہ عمروعیار کون ہے اور وہ کس مقصد کے لئے ناگ خزانہ حاصل کرنے جا رہا ہے۔ کیا عمروعیار کو بھی میرے بارے میں علم ہوگا"۔ کالے شہزادے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سمندر بابا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" وقت آنے پر عمروعیار کو تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اس معرکے میں عمروعیار کا مقصد صرف اور صرف ناگ خزانہ حاصل کرنا ہے۔ اس لئے اس سے بہت سی باتیں چھپا لی جائیں گی۔ تم بھی عمروعیار کے سامنے اس کے دشمن کے روپ میں ظاہر ہوگے یعنی تم عمروعیار کو خود نہیں بتاؤ گے کہ تم ناگ خزانہ عمروعیار کی زندگی بچانے کے لئے تباہ کرنا چاہتے ہو"۔ سمندر بابا نے بتایا۔

" اوہ، مگر کیوں"۔ کالے شہزادے نے حیران ہو کر کہا۔

" اگر وقت سے پہلے عمروعیار کو تمہاری اصلیت بتا

دی گئی یا عمروعیار کو معلوم ہو گیا کہ ناگ خزانہ اس کی موت کا باعث بن سکتا ہے اور وہ مر کر بھی اس خزانے کو حاصل نہیں کر سکتا تو لامحالہ وہ اس خزانے کو حاصل کرنے کا خیال اپنے دل سے نکال دے گا اور واپس پلٹ آئے گا۔ مگر وہ ناگ خزانے کو حاصل کرنے کی قسم کھا چکا ہے اس لئے اسے اپنے طور پر ناگ خزانے تک پہنچنے کے لئے کام ضرور کرنا پڑے گا۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو پھر بھی وہ قسم پوری نہ کرنے کی پاداش میں موت کے منہ میں پہنچ جائے گا"۔ سمندر بابا نے کہا تو کالا شہزادہ سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگا۔

" ٹھیک ہے سمندر بابا۔ میں ساری حقیقت سمجھ گیا ہوں۔ میں آپ کی ہدایات پر حرف بہ حرف عمل کروں گا۔ عمروعیار جیسے نیک اور ظالموں کے خلاف لڑنے والے انسان کو بچانا میرا فرض ہے اور میں اس فرض سے غفلت نہیں برتوں گا۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ نے یہ تفصیل بتا کر میری ساری الجھنیں ختم کر دی ہیں۔ اب میں اپنی پوری توجہ اور محنت

سے کام کروں گا تاکہ پہلے طلسمات کی طرح مجھ سے پھر کوئی غلطی سرزد نہ ہو جائے اور میری وجہ سے عمروعیار جیسا انسان کسی مصیبت کا شکار ہو جائے"۔ کالے شہزادے نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

" اس بار منکو بونا تمہارے ساتھ ہے۔ اس لئے تم سے یقیناً کوئی غلطی نہیں ہوگی لیکن اس کے باوجود تمہیں نہایت احتیاط اور ہر مرحلے میں دانشمندی سے کام لینا ہوگا"۔ سمندر بابا نے کہا۔

" ایسا ہی ہوگا سمندر بابا" کالے شہزادے نے جواب دیا۔

" اب تم اپنا کام شروع کر دو۔ کیونکہ عمروعیار طلسمات پورب میں داخل ہونے والا ہے۔ اگر اس نے پہلے طلسم میں داخل ہو کر اسے کسی طرح ختم کر لیا تو تمہارے لئے طلسمات پچھم کے تمام راستے بند ہو جائیں گے اور پھر تم لاکھ کوششیں بھی کرو گے تب بھی ان طلسمات کو نہ کھول سکو گے اور نہ عمروعیار کو بچا سکو گے"۔ سمندر بابا نے کہا تو کالے شہزادے نے انہیں اللہ حافظ کہہ کر آنکھیں کھول دیں۔

" کیا ہوا۔ کیا سمندر بابا نے کچھ بتایا"۔ اسے آنکھیں لتا دیکھ کر منکو بونا جو اب تک بالکل خاموش تھا، نے جلدی سے پوچھا۔

" ہاں آؤ، ہمیں جلد سے جلد طلسمات پچھم تک ہنا ہے۔ اگر ہمیں دیر ہو گئی اور عمروعیار نے مات پورب فتح کر لیا تو ہمارے طلسمات کا راستہ ہو جائے گا۔ پھر ہم عمروعیار کو بچانے کے لئے کچھ ا نہیں کر سکیں گے"۔ کالے شہزادے نے منکو نے کو جلدی جلدی مختصر تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اسے جنگل کی ے دوڑانا شروع کر دیا۔ منکو بونا بھی اپنی جگہ سے اور اس نے ایک بار پھر کالے شہزادے کے سر پرواز کرنا شروع کر دیا۔

سنہری چپلوں نے عمروعیار کو غیبی حالت اڑاتے ہوئے بہت جلد سفید چوٹیوں والے پہاڑ کے دامن میں پہنچا دیا تھا۔ بلند و بالا تین پہاڑ کے بیچ میں واقعی ایک نہایت خوبصورت اور سر وادی پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں رنگ رنگ کے پھ بھی تھے اور اونچے اونچے درخت بھی۔ وادی جنت نام کی ہی نہیں سچ مچ کی جنت نظیر دکھائی دے تھی۔

درختوں کے جھنڈ میں ایک بہت بڑی تالاب جھیل بھی نظر آ رہی تھی جس کا صاف و شفاف

ماں کی رنگت کی طرح نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ ہری چپلوں نے عمروعیار کو اس جھیل کے کنارے ا دیا تھا۔ عمرو نے تالاب نما نیلی جھیل کے کنارے کر سنہری چپلیں اتار کر زنبیل میں ڈال کر زنبیل ے اپنے جوتے نکال کر پہن لئے تھے۔

جھیل کے کنارے کئی خوبصورت پرندے، ہرن، گوش اور بہت سے جانور موجود تھے۔ ان میں وعیار کو چند ایک سرخ خرگوش بھی نظر آ رہے تھے۔ خ خرگوش کو دیکھ کر عمروعیار کو یاد آ گیا کہ نوجوان ان نے اس سے کہا تھا کہ جب تک وہ نیلے پانی ، تالاب میں سرخ خرگوش کا خون نہیں گرائے گا ہری مینڈک باہر نہیں آئے گا۔

عمرو چند لمحے سوچتا رہا کہ وہ سرخ خرگوش کو کیسے ے پھر اسے ایک ترکیب سجھائی دے گئی۔ اس ، زنبیل سے نشہ آور بوٹی ملی ہوئی برفی کا ٹکڑا نکالا اس کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اس طرف اچھال دیا ، طرف دو تین سرخ خرگوش گھوم پھر رہے تھے۔ ، ہی برفی کا ٹکڑا ان خرگوشوں کے قریب گرا وہ

تینوں ایک ساتھ اس پر جھپٹ پڑے تھے مگر ان
ایک خرگوش ہی پھرتیلا واقع ہوا تھا جس نے آ
واحد میں برفی کا ٹکڑا پکڑ کر منہ میں ڈال لیا تو
سرخ خرگوش کو برفی کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے دیکھ کر ع
نے اطمینان کا سانس لیا۔ دوسرے خرگوش منہ اٹھا
عمروعیار کی جانب دیکھ رہے تھے جیسے وہ ان کی طر
کھانے کی کوئی اور چیز پھینکے گا تو وہ اور زیادہ تیزی
اس پر جھپٹ پڑیں گے۔ مگر عمروعیار کا مقصد چو
پورا ہو چکا تھا اس لئے اس نے باقی برفی واپس زنبی
میں رکھ لی تھی اور غور سے اس خرگوش کو دیکھنے
جس نے نشہ والی بوٹی ملی برفی کا ٹکڑا کھایا تو
اچانک اس خرگوش کے منہ سے عجیب سی آواز
اور وہ یکدم نیچے گر گیا۔ یہ دیکھ کر عمرو تیزی سے آ
بڑھا اور اس نے اس خرگوش کو پکڑ لیا۔ عمرو کو ا
طرح آگے بڑھتے دیکھ کر اس خرگوش کے پاس مو
دونوں خرگوش چھلانگیں مارتے ہوئے دوسری طرف
گئے تھے۔

عمروعیار بے ہوش سرخ خرگوش کو لے کر تالاب

جھیل کے پاس آ گیا۔ اس نے زنبیل سے خنجر نکالا اور اس سے خرگوش کو ذبح کر کے اس کا خون جھیل میں ڈالنے لگا۔

اسی لمحے پانی میں تیز ہلچل سی ہوئی اور عمرو نے شفاف پانی میں ایک سنہرے رنگ کے بڑے سے مینڈک کو دیکھا جو تیزی سے باہر آ رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ پانی سے نکل کر باہر آ گیا اور سر اٹھا کر عمروعیار کے ہاتھ میں موجود ذبح کئے ہوئے سرخ خرگوش کو دیکھنے لگا۔

" اجنبی، سرخ خرگوش کو میری طرف پھینک دو۔ میں اس کا گوشت کھانا چاہتا ہوں"۔ اچانک سنہری مینڈک کے منہ سے انسانی آواز نکلی تو عمروعیار جو مینڈک کے سنہری رنگ کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا اس کو انسانی آواز میں بولتا دیکھ کر بری طرح سے چونک اٹھا۔

" میں ایک شرط پر تمہیں سرخ خرگوش کھانے کے لئے دوں گا سنہری مینڈک"۔ عمرو نے اپنی حیرت مٹاتے ہوئے سنہری خرگوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسی شرط"۔ سنہری مینڈک نے چونک کر پوچھا۔

"میں ناگ خزانہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے ناگ خزانے تک جانے والے طلسمات پورب کا راستہ بتاؤ"۔ عمروعیار نے سنہری مینڈک کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ناگ خزانہ۔ اوہ تم ناگ خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ کیوں"۔ اس کی بات سن کر سنہری مینڈک نے اور بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں کا جواب میں تمہیں نہیں دے سکتا۔ تم مجھے طلسمات پورب کا راستہ بتاؤ"۔ عمرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم نے سرخ خرگوش کا خون نیلے پانی میں ڈال کر مجھے بلایا ہے۔ اس لئے میں تمہیں ان طلسمات کا راستہ ضرور بتاؤں گا۔ لیکن پہلے مجھے سرخ خرگوش کھانے کو دو۔ کیونکہ اگر میں نے تمہیں طلسمات پورب کے بارے میں بتا دیا تو تم زندہ نہ رہ سکو گے۔ کیونکہ ناگ خزانے کے طلسمات کا راستہ جاننے والا کوئی شخص کسی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا"۔

سنہری مینڈک نے کہا۔ عمروعیار نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور سرخ خرگوش اس کی جانب اچھال دیا۔ جیسے ہی سرخ خرگوش گرا سنہری مینڈک بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹ پڑا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سارے خرگوش کو چٹ کر گیا۔

"اب بتاؤ"۔ اسے خرگوش چٹ کرتے دیکھ کر عمرو نے کہا۔

"سوچ لو آدم زاد۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ناگ خزانے کا راز بتانے والا اور جاننے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا"۔ سنہری مینڈک نے عمروعیار کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"میں زندہ رہوں یا نہ رہوں تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ تم مجھے طلسمات کا راستہ بتاؤ"۔ عمروعیار نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"میرا کام تھا تمہیں خبردار کرنا۔ سو تمہیں کر دیا ہے بہرحال سنو۔ ناگ خزانہ حاصل کرنے کے لئے تمہیں یہاں سے دس ہزار کوس دور کالے صحرا میں جانا ہوگا۔ کالے صحرا میں پہنچنے کے لئے تمہیں پرستان کے

کسی جن یا کوہ قاف کے کسی دیو کا سہارا لینا ہوگا جو تمہیں اٹھا کر انتہائی برق رفتاری سے کالے صحرا میں پہنچا سکتا ہے۔ اگر تم کالے صحرا تک جانے کے لئے کسی تیز سے تیزرفتار گھوڑے پر دن رات بھی سفر کرو تو وہاں تک پہنچنے میں تمہیں کئی سال لگ جائیں گے۔ بہرحال جب تم کالے صحرا میں پہنچ گے تو تمہیں اس صحرا کے وسط تک پیدل سفر کرنا ہوگا۔ اس صحرا میں تمہیں ریت میں دبے ہوئے ایک سیاہ صندوق کو تلاش کرنا ہوگا۔ اس سیاہ صندوق کو تلاش کرکے جب تم اسے کھولو گے تو اس میں تمہیں ایک پتھر کی چابی ملے گی۔ پتھر کی چابی حاصل کرکے تم صحرا سے باہر آ جانا اور پھر تمہیں اس صحرا سے ایک ہزار کوس دور ایک سیاہ پہاڑ پر جانا ہوگا۔ اس سیاہ پہاڑ میں ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے کو تلاش کرکے اسے تمہیں پتھر کی چابی سے کھولنا ہوگا۔ جس سے تم ناگ خزانے کے طلسمات پورب میں داخل ہو جاؤ گے"۔ سنہری مینڈک نے کہا۔

" اوہ، ان طلسمات میں کیا ہے اور مجھے ان

طلسمات کو کیسے ختم کرنا ہوگا سنہری مینڈک۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو"۔ عمرو نے پوچھا لیکن سنہری مینڈک نے عمروعیار کو کوئی جواب دینے کی بجائے غوطہ لگایا اور نیلی جھیل میں غائب ہو گیا۔

" اوہ، اس نے مجھے طلسمات کے بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں"۔ عمرو نے سنہری مینڈک کو جھیل میں غائب ہوتے دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

وہ چند لمحے پریشانی کے عالم میں سوچتا رہا پھر اس نے سوچا کہ ان طلسمات کے بارے میں اسے سنہری تختی سے یا پھر بولنے والی گڑیا سے پوچھ لینا چاہیئے ۔ یہ سوچ کر اس نے زنبیل سے سنہری تختی نکال لی۔

" سنہری تختی مجھے بتایا جائے کہ ناگ خزانے تک پہنچنے کے لئے جو تین طلسمات شیطان جادوگر نے قائم کر رکھے ہیں ان کی تفصیل کیا ہے اور انہیں کیسے فنا کیا جا سکتا ہے"۔ عمرو نے سنہری تختی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسی لمحے سنہری تختی پر سیاہ حروف ابھر آئے۔

" عمروعیار کو معلوم ہونا چاہئے کہ شیطان جادوگر کے طلسمات چونکہ صدیوں پرانے ہیں اور صدیوں سے بند ہیں اس لئے ان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔ اس کے ساتھ ہی تختی پر سے حروف مٹ گئے۔

" یہ کیا بات ہوئی۔ طلسم نئے ہوں یا پرانے۔ ان کے بارے میں مجھے کچھ تو بتایا جائے"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا لیکن اس بار سنہری تختی پر کوئی الفاظ نہیں ابھرے۔ عمرو نے دو تین بار سنہری تختی سے ان طلسمات کے بارے میں پوچھا لیکن جب سنہری تختی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تو عمرو نے جھنجھلا کر تختی زنبیل میں ڈال کر اس کی جگہ بولنے والی گڑیا نکال لی۔

" بولنے والی گڑیا، کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ ناگ خزانے کی حفاظت کے لئے شیطان جادوگر نے صدیوں پہلے جو طلسم قائم کئے تھے وہ کیا ہیں اور مجھے ان طلسمات کا خاتمہ کرنے کے لئے کیا کرنا ہوگا"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے پوچھا۔

" عمروعیار کو بتایا جا چکا ہے کہ شیطان جادوگر کے

طلسمات صدیوں سے بند ہیں۔ ان بند طلسمات میں کیا ہے اور ان کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" اچھا بولنے والی گڑیا۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ میں ان طلسمات کو سر کر سکوں گا یا نہیں"۔ عمرو نے کسی خیال کے تحت بولنے والی گڑیا سے پوچھا۔

" عمروعیار کو اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا تو عمروعیار بری طرح سے چونک پڑا۔

" کیوں، کیوں جواب نہیں دیا جا سکتا"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں تیز لہجے میں کہا مگر اس بار سنہری تختی کی طرح بولنے والی گڑیا نے بھی عمروعیار کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

" بولنے والی گڑیا، تم میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دے رہی"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے سخت لہجے میں پوچھا۔ مگر بولنے والی گڑیا خاموش رہی۔

" میں تم سے پوچھ رہا ہوں بولنے والی گڑیا۔ بولو،

جواب دو"۔ عمرو نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔ مگر اسی لمحے اس کے ہاتھ سے بولنے والی گڑیا غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر عمروعیار بوکھلا گیا۔

"ارے، میری گڑیا۔ بولنے والی گڑیا کہاں غائب ہو گئی"۔ عمرو نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا تو بولنے والی گڑیا اس میں موجود تھی۔ بولنے والی گڑیا کو زنبیل میں موجود پا کر عمروعیار کے چہرے پر اطمینان آگیا۔ اس نے پھر گڑیا کو زنبیل سے نکال لیا۔ مگر زنبیل سے باہر آتے ہی بولنے والی گڑیا ایک بار پھر غائب ہو گئی۔ اب تو عمروعیار کی پریشانی حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ زنبیل میں ہاتھ ڈالا تو گڑیا اس میں موجود تھی۔ عمرو نے پھر گڑیا کو باہر نکالا تو وہ پھر زنبیل میں واپس چلی گئی تھی۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا کو چھوڑ کر پھر سے سنہری تختی کو زنبیل سے نکالنا چاہا تو وہ بھی اس کے ہاتھ سے غائب ہو کر زنبیل میں واپس چلی گئی۔ اب تو عمروعیار کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ شدید حیرت اور پریشانی سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"یہ کیا اسرار ہے۔ سنہری تختی اور بولنے والی گڑیا واپس زنبیل میں کیوں جا رہی ہیں۔ یہ مجھے شیطان جادوگر کے طلسمات پورب کے بارے میں کچھ بتا کیوں نہیں رہیں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ مجھے پہلے کالے صحرا تک جا کر وہاں سے طلسمات کھولنے والی چابی حاصل کرنی چاہئے"۔ عمرو نے کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے ایک مرتبہ پھر زنبیل سے سنہری چپلیں نکال کر پہنیں اور انہیں حکم دیا کہ وہ اسے کالے صحرا تک پہنچا دیں۔ سنہری مینڈک نے اس سے کہا تھا کہ کالے صحرا تک جانے کے لئے وہ کسی جن یا دیو کا سہارا لے جو اسے اٹھا کر تیزرفتاری سے اس کالے صحرا تک پہنچا دے جہاں صحرا میں دبے ہوئے سیاہ صندوق میں طلسمات کھولنے والی پتھر کی چابی موجود تھی۔ عمروعیار کے پاس چونکہ سنہری چپلیں موجود تھیں اس لئے اسے بھلا کسی جن یا دیو کا سہارا لینے کی کیا ضرورت تھی۔

سنہری چپلوں نے اسے جب کالے صحرا تک پہنچایا تو عمرو نے دور تک سیاہ ریت سے بھرا ہوا سمندر دیکھا۔ سنہری چپلوں نے اسے کالے صحرا کے قریب اتار دیا تھا۔ کیونکہ سنہری مینڈک کے مطابق اب عمروعیار کو اس صحرا میں پیدل چلنا تھا۔ چونکہ کالا صحرا انتہائی وسیع اور حد نگاہ تک پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے عمرو اگر پیدل چلنا شروع کر دیتا تو اسے صحرا کے وسط تک پہنچنے میں نجانے کتنا وقت لگ جاتا۔ اس لئے عمرو نے سنہری چپلیں زنبیل میں ڈال کر اس کی جگہ سرخ جوتیوں کا جوڑا زنبیل سے نکال کر پہن لیا تھا۔

سرخ جوتیوں کا یہ جوڑا اسے بدروح شہزادیوں والی مہم میں جبل بابا نے دیا تھا۔ جسے پہن کر وہ انتہائی برق رفتاری سے دوڑ سکتا تھا اور اس پر تھکاوٹ کا ذرا بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔

سرخ جوتیاں پہن کر عمرو نے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے کالے صحرا میں قدم رکھ دیا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور پھر اس نے اچانک صحرا میں نہایت تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ اس نے

سرخ جوتیوں کو کہا تھا کہ وہ اسے کالے صحرا کے وسط میں پہنچا دیں۔ ابھی عمرو نے کالے صحرا میں دوڑنا شروع ہی کیا تھا کہ اچانک ہر طرف سے تیز ہوائیں چلنا شروع ہو گئیں۔ تیز ہوا کی وجہ سے سیاہ ریت اڑنے لگی تھی۔ عمروعیار کے دوڑنے کی رفتار جوں جوں تیز ہو رہی تھی ہواؤں نے بھی تیزی سے شدت اختیار کرنا شروع کر دی تھی اور پھر عمرو نے اچانک ایک جگہ سے سیاہ ریت کے بادل اٹھتے دیکھے۔ ان بادلوں نے اچانک بگولوں کی طرح چکرانا شروع کر دیا۔ بگولے تعداد میں کئی تھے اور نہایت تیزی سے چکراتے ہوئے بڑے سے بڑے ہوتے جا رہے تھے۔ اتنے بڑے اور خوفناک بگولوں کو دیکھ کر عمروعیار کی آنکھوں میں شدید پریشانی ابھر آئی تھی۔ تیز ہوا کا شور، بگولوں کے گھومنے کی آواز اس کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھی مگر وہ سرخ جوتیوں سے انتہائی برق رفتاری سے بھاگا جا رہا تھا۔

خوفناک اور بڑے بڑے بگولے گھومتے ہوئے اور شور مچاتے ہوئے عمروعیار کے اردگرد ناچ رہے تھے ۔

عمرو عیار ان سے بچتے ہوئے بھاگ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ایک بار ان ناچتے ہوئے بگولوں کی زد میں آگیا تو اس کا حشر بہت برا ہوگا۔ ایک بڑے بگولے سے بچنے کے لئے اس نے مڑ کر بھاگنا چاہا مگر پھر وہی ہو گیا جس کا عمرو کا خدشہ تھا بگولا ناچتا ہوا یکلخت اس طرف آگیا جس طرف سے عمرو نے مڑنے کی کوشش کی تھی۔ دوسرے ہی لمحے عمرو عیار کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے پیر یکلخت زمین سے اٹھ گئے اور پھر عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کے ساتھ اس کے دل و دماغ نے بھی تیزرفتار لٹو کی طرح گھومنا شروع کر دیا ہو۔

کالا شہزادہ انتہائی برق رفتاری سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جنگل میں آگیا تھا۔ جنگل میں پہنچ کر اس نے گھوڑا چھوڑ دیا۔ منکو بونا بھی زمین پر آگیا تھا۔

"اب اس ناگ کو جنگل میں کہاں تلاش کیا جائے جو پاتال کی گہرائی میں آسانی سے جا سکتا ہو۔ جنگل بے حد گھنا اور انتہائی وسیع بھی ہے"۔ کالے شہزادے نے جنگل میں آ کر پریشانی سے منکو بونے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم یہیں رکو میں اس ناگ کو ابھی تلاش کر کے آتا ہوں"۔ منکو بونے نے جواب دیا اور دوسرے ہی

لمحے وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔

جنگل بے حد گھنا اور واقعی بے حد وسیع و عریض تھا۔ جنگل میں عام جانوروں کے علاوہ درندے بھی تھے کیونکہ ان کی خوفناک آوازیں کبھی نزدیک اور کبھی دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ان میں ہاتھیوں کے چنگھاڑنے، شیروں کے گرجنے اور بہت سے درندوں کے دھاڑنے کی آوازیں شامل تھیں۔

کالا شہزادہ ملکو ہونے کے انتظار میں جنگل میں گھومنے پھرنے لگا۔ اسے ان خوفناک درندوں کی آوازوں سے کوئی ڈر یا خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک اسے شیر کی خوفناک دھاڑ بالکل قریب سے سنائی دی۔ کالا شہزادہ ٹھٹھک گیا اسی لمحے اچانک اس کے سامنے والی جھاڑیاں ہلیں اور وہاں سے ایک بہت بڑا اور انتہائی خوفناک ببرشیر چھلانگ مار کر باہر آ گیا۔

ببرشیر جسامت میں بہت بڑا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ نہایت خوفناک نظروں سے کالے شہزادے کو گھور رہا تھا۔ اس کے انداز سے صاف

معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے وہ بہت بھوکا ہو۔

" آدم زاد۔ آج ایک عرصہ بعد میرے سامنے ایک آدم زاد آیا ہے۔ آج میں اسی آدم زاد کو مار کر اپنی بھوک مٹاؤں گا"۔ ببرشیر نے خوفناک دھاڑ مارتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر کالا شہزادہ مسکرا دیا۔ اس کے پاس چونکہ انتہائی پراسرار طاقتیں تھیں اس لئے وہ ببرشیر کی زبان پوری طرح سے سمجھ اور بول سکتا تھا۔

" میں بھی کئی دنوں سے بھوکا ہوں۔ میں بھی اپنی بھوک پیاس شیر کو ہی مار کر مٹاتا ہوں۔ اچھا ہوا تم خود ہی میرے سامنے آ گئے۔ میں تم جیسے ہی کسی جسیم شیر کو یہاں تلاش کرتا پھر رہا تھا"۔ کالے شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے اپنی زبان میں بولتا دیکھ کر ببرشیر بری طرح سے چونک اٹھا تھا۔

" کیا، کیا تم ہماری زبان بولنا اور سمجھنا جانتے ہو"۔ ببرشیر نے حیرت سے کالے شہزادے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں، میں تمام جانوروں، درندوں اور پرندوں کی

بولیاں جانتا ہوں"۔ کالے شہزادے نے جواب دیا۔

" اوہ، ایک آدم زاد ہو کر تم تمام جانوروں اور پرندوں کی بولیاں جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ برشیر نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں آدم زادوں کا بھوت ہوں"۔ کالے شہزادے نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" بھوت، کیا تم سچ مچ بھوت ہو"۔ بھوت کا نام سن کر برشیر ڈر گیا۔

" ہاں، یہ دیکھو"۔ کالے شہزادے نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے ایک دھماکہ ہوا اس کے گرد سرخ دھواں پھیلا اور جب دھواں چھٹا تو کالا شہزادہ ایک خوفناک اور بہت بڑے اژدہے کا روپ دھار چکا تھا۔ ایک انسان کو اس طرح خوفناک اژدہے کا روپ دھارتے دیکھ کر برشیر بری طرح سے ڈر گیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے پلٹا اور " بھوت، بھوت" کہتے ہوئے دم دبا کر بھاگ گیا۔ اسے اس طرح دم دبا کر بھاگتے دیکھ کر کالے شہزادے کی ہنسی نکل گئی اور وہ پھر اپنے اصلی روپ میں آگیا اور برشیر کے احمقانہ

پن پر زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔ برشیر اسے واقعی بھوت سمجھ بیٹھا تھا اور جس طرح خوفزدہ ہو کر اس نے دوڑ لگائی تھی کالے شہزادے کی ہنسی ہی بند نہ ہو رہی تھی۔

" کیا بات ہے کالے شہزادے، جنگل کے درختوں نے تمہیں لطیفے سنانا شروع کر دیئے ہیں یا درندوں کی خوفناک آوازوں سے ڈر کر تم پاگل ہو گئے ہو جو اس طرح قہقہے لگا رہے ہو"۔ اچانک منکو بونے نے کالے شہزادے کے سامنے نمودار ہو کر اسے قہقہے لگاتے دیکھ کر حیرت سے کہا۔ اسے دیکھ کر کالے شہزادے نے اپنی ہنسی روک لی اور اسے برشیر کے بارے میں بتایا کہ وہ کس طرح اسے بھوت سمجھ کر دم دبا کر بھاگا تھا تو منکو بونا بھی ہنسنے لگا۔

" تم کسی بھوت سے واقعی کسی طرح کم بھی نہیں ہو کالے شہزادے"۔ منکو بونے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا کہا تم نے۔ میں تمہیں بھوت نظر آتا ہوں"۔ کالے شہزادے نے اس کی جانب مصنوعی غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم بھوت نہیں ہو مگر تمہاری طاقتیں جنوں بھوتوں جیسی ہی ہیں یہی وجہ ہے کہ جنگل کا بادشاہ ببرشیر جیسا خوفناک درندہ بھی تم سے ڈر کر بھاگ گیا تھا"۔ منکو بونے نے ہنستے ہوئے کہا تو کالا شہزادہ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا یہ بتاؤ جس کام کے لئے گئے تھے اس کا کیا ہوا"۔ کالے شہزادے نے ہنسی روک کر قدرے سنجیدہ ہو کر منکو بونے سے پوچھا۔

"جنگل میں سینکڑوں ناگ موجود ہیں۔ مگر ان میں کوئی ایسا ناگ مجھے دکھائی نہیں دیا جو پاتال کی گہرائی اور اس گہرائی میں موجود سرخ دلدل سے کالا ہیرا نکال کر ہمیں لا کر دے سکتا ہو"۔ منکو بونے نے جواب دیا۔

"کیا وہ کوئی خاص قسم کا ناگ ہوتا ہے"۔ کالے شہزادے نے پوچھا۔ اس کا انداز کچھ سوچنے والا تھا۔

"ہاں، اس ناگ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے البتہ اس کی گردن کا اوپری حصہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور اس کے سر پر ایک مڑا ہوا چھوٹا سا سینگ بھی ہوتا

ہے"۔ منکو بونے نے کہا۔

"تو کیا میں ایسا ناگ بن کر اس دلدل میں خود نہیں جا سکتا"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم بھوت شہزادے ہو۔ تمہارے لئے یہ کام ذرا بھی مشکل نہیں ہے"۔ کالے شہزادے کی بات سن کر منکو بونے نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے پھر بھوت کہہ رہے ہو منکو بونے"۔ کالے شہزادے نے اسے گھورتے ہوئے مصنوعی خفگی بھرے لہجے میں کہا تو منکو بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو تمہیں بھوت شہزادہ کہلوانا پسند نہیں ہے تو میں تمہیں آئندہ بھوتوں کا شہزادہ کہہ لیا کروں گا"۔ منکو بونا بھلا اس آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"اگر میں سچ مچ بھوت یا بھوتوں کا شہزادہ بن گیا تو سب سے پہلے میں تمہیں ہی کھاؤں گا۔ ویسے بھی سنا ہے کہ پاتال کے بونوں کا خون اور گوشت بے حد لذیذ ہوتا ہے"۔ کالے شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے باپ رے۔ ایسا نہ کرنا کالے، پیلے، نیلے شہزادے۔ تم نے اگر مجھے کھا لیا تو پھر تم کالے شہزادے سے بونے خور شہزادے بن جاؤ گے"۔ منکو بونے نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو کالا شہزادہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بھوت شہزادے کی بجائے میں بونے خور شہزادہ کہلوانا زیادہ پسند کروں گا"۔ کالے شہزادے نے ہنستے ہوئے کہا اس بار منکو بونا بھی زور سے ہنس پڑا تھا۔ پھر منکو بونے کے کہنے پر کالے شہزادے نے آنکھیں بند کیں اور سلیمانی انگوٹھی کو حکم دیا کہ وہ اسے پاتال کی گہرائیوں میں جانے والا ناگ بنا دے۔ اسی لمحے دھماکہ ہوا اور کالے شہزادے کے گرد سرخ دھواں پھیل گیا اور کالے شہزادے کو اپنے جسم میں واضح تبدیلی ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ وہ سکڑتا ہوا یکدم ایک سیاہ رنگ کا خوفناک ناگ بن گیا تھا۔ اس ناگ کا جسم تو سیاہ تھا البتہ اس کا سر گہرے سرخ رنگ کا تھا اور اس کے سر پر ایک چھوٹا سا نوکیلا سینگ بھی نکل آیا تھا۔

" بالکل ٹھیک، اب تم زمین میں گھس جاؤ۔ زمین تمہیں آگے بڑھنے کا راستہ خودبخود دیتی جائے گی۔ تم نیچے ہی نیچے اترتے چلے جانا۔ سلیمانی انگوٹھی تمہیں سیدھا اس طرف لے جائے گی جہاں پاتال میں سرخ دلدل موجود ہے۔ دلدل میں آگ کا لاوا ہے جو انتہائی سرخ اور گرم ہے تم آنکھیں بند کرکے اور بغیر خوف کھائے اس دلدل میں اتر جانا۔ آگ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی۔

دلدل کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے تمہیں اپنے جسم میں ہلکی سی جلن کا احساس ہوگا تو تم آنکھیں کھول لینا۔ وہاں تمہیں اخروٹ جتنا سیاہ ہیرا پڑا صاف دکھائی دے جائے گا۔ اسے لے کر تم نہایت تیزی سے سرخ دلدل سے باہر آ جانا۔ کیونکہ سیاہ ہیرے کی وجہ سے سرخ دلدل کی آگ تمہارے جسم کو جلانا شروع کر دے گی۔ اگر تم نے دلدل میں زیادہ دیر لگائی تو دلدل کی آگ تمہیں شدید نقصان بھی پہنچا سکتی ہے"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے کو ناگ بنتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔ پھر اس نے زمین پر زور سے پیر مارا تو اس

کے سامنے سے زمین پھٹ گئی اور وہاں ایک چھوٹا سا شگاف پڑ گیا۔ کالے شہزادے نے شگاف دیکھا تو رینگتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ شگاف میں سر ڈال کر اس میں اترتا چلا گیا۔

سیاہ بگولے میں عمرو عیار پوری رفتار سے گھوم رہا تھا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنا شروع ہو گئی تھیں۔ پھر عمرو عیار نے خود کو قابو کرتے ہوئے بڑی مشکلوں سے اپنے گھومتے ہوئے ذہن کو سنبھالا اور سوچنے لگا کہ اگر وہ بگولے میں اسی رفتار سے چکر کھاتا رہا تو بگولا اس کی ہڈیوں تک کو چور چور کر ڈالے گا اور اس بگولے میں پھٹ کر اس کے جسم کے ٹکڑے بکھر جائیں گے۔

اس خوفناک موت سے بچنے کے لئے لازمی طور پر کوئی ترکیب کرنا ہوگی ورنہ بھیانک اور اذیت ناک

موت سے اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔ گھومتے ہوئے ذہن کے ساتھ وہ اس خوفناک رفتار سے چکراتے ہوئے بگولے سے خود کو نکالنے کی ترکیبیں سوچنے لگا۔

سوچتے سوچتے ایک خیال روشنی کا کوندا بن کر اس کے ذہن میں چمکا۔ اسے اچانک اس چھوٹے سے طلسماتی نیلے پتھر کا خیال آ گیا تھا جسے طلسمی نیلا پتھر کہا جاتا تھا۔ وہ طلسماتی نیلا پتھر اسے ایک مہم کو سر کرتے ہوئے ایک غار میں سے ملا تھا۔ اس پتھر کی خاصیت بتاتے ہوئے اس غار کے محافظ جن نے عمروعیار کو بتایا تھا کہ اگر عمروعیار اس طلسمی نیلے پتھر کو اپنے منہ میں رکھ لے تو اس کا وزن اس حد تک بڑھ جائے گا کہ اگر وہ زمین پر کھڑا ہو جائے اور دس جن یا دس طاقتور سے طاقتور دیو بھی زور لگائیں تو اسے وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا سکتے تھے۔

عمروعیار کو ابھی اس طلسمی نیلے پتھر کو استعمال کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اب اچانک ہی اسے اس پتھر کا خیال آیا تو اس نے اس پتھر کو آزمانے کا

فیصلہ کر لیا۔

عمرو نے اپنی پوری قوت مجتمع کی اور زنبیل پکڑ کر اس میں سے طلسمی پتھر نکالنے کے لئے اس میں ہاتھ ڈال دیا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہا تھا کہ طلسمی نیلا پتھر کسی طرح اس کا ساتھ دے دے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عمروعیار اسے زنبیل سے باہر نکالے اور وہ سنہری تختی یا بولنے والی گڑیا کی طرح زنبیل سے باہر آتے ہی غائب ہو کر واپس زنبیل میں چلا جائے۔

عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر نیلے پتھر کو پکڑا اور ڈرتے ڈرتے اسے زنبیل سے باہر نکال لیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ طلسمی نیلا پتھر آسانی سے زنبیل سے باہر آ گیا تھا اور وہ سنہری تختی اور بولنے والی گڑیا کی طرح غائب نہیں ہوا تھا۔

عمرو نے جلدی سے اس پتھر کو اپنے منہ میں رکھ لیا۔ جیسے ہی اس نے طلسمی نیلے پتھر کو منہ میں ڈالا اس کے جسم میں عجیب سی سنسناہٹ ہونے لگی اور پھر اچانک عمروعیار کو اپنا وجود پتھر کی طرح سخت اور

انتہائی وزنی ہوتا ہوا معلوم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ عمروعیار کا وزن اس قدر زیادہ ہو گیا کہ انتہائی تیزی اور خوفناک انداز میں چکراتا ہوا بگولا بھی اس کا وزن نہ سنبھال سکا اور عمروعیار چکراتا ہوا دھب سے نیچے ریت پر آ گرا تھا۔

بگولا خوفناک انداز میں شور مچاتا ہوا اس کے گرد رقص کر رہا تھا۔ ہر طرف سیاہی چھائی ہوئی تھی۔ مگر عمروعیار کے لئے یہی بہت تھا کہ وہ اس خوفناک بگولے کے چکروں سے بچ گیا تھا۔ طلسمی نیلے پتھر کی وجہ سے اس کا وزن اس قدر بڑھ گیا تھا کہ اب عمروعیار کو اپنا وجود ریت میں دھنستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ عمرو نے اپنا پورا زور لگایا اور خود کو ریت میں سے باہر نکال لیا اور پھر مزید زور لگا کر چکراتے ہوئے بگولے سے بھی وہ باہر نکل آیا۔

اپنا وزن انتہائی حد تک بڑھ جانے کی وجہ سے ریت میں اس کے پیر دھنسے جا رہے تھے۔ مگر وہ زور لگاتا ہوا اسی طرح آگے بڑھ رہا تھا کیونکہ ریت کے طوفان کے خوفناک بگولے بدستور اس کے گرد رقص

کر رہے تھے۔ اگر عمروعیار منہ میں سے طلسمی نیلا پتھر نکال لیتا تو رقص کرتے ہوئے بگولے پھر اسے اٹھا لیتے۔

بگولوں کی طاقت اور گھومنے کی رفتار کے ساتھ ساتھ ان کا شور بھی بڑھتا جا رہا تھا وہ تیزی سے چکراتے ہوئے بار بار عمرو کو گھیر لیتے تھے مگر عمرو کے انتہائی حد تک وزن بڑھ جانے کی وجہ سے وہ کسی بھی طرح اسے اٹھانے میں کامیاب نہ ہو پا رہے تھے۔

ان بگولوں کو بار بار اپنی طرف بڑھتے اور حملہ کرتے دیکھ کر عمروعیار نے سوچا یہ یقیناً جادوئی بگولے ہیں۔ جنہیں شیطان جادوگر نے اس لئے بنایا ہوگا کہ کوئی آسانی سے اس کی طلسمات کھولنے والی چابی تک نہ پہنچ سکے۔

یہ سوچ کر اس نے زنبیل سے عوج بن عنک کی وزنی اور سب سے بڑی تلوار نکال کر ہاتھ میں لے لی اور پھر جیسے ہی ایک بگولا اس کے قریب آیا عمرو نے اس پر تلوار مار دی۔ یہ دیکھ کر عمروعیار کی آنکھوں میں بے پناہ مسرت کے دیئے جل اٹھے کہ وہ واقعی

جادوئی بگولے تھے۔ کیونکہ عمرو نے جس بگولے پر تلوار ماری تھی وہ یکلخت اپنی جگہ سے غائب ہو گیا تھا۔

عمرو نے تلوار ایک اور بگولے میں ماری تو وہ بھی غائب ہو گیا۔ جس سے عمرو عیار کی ہمت بندھ گئی اس نے جلدی سے اپنے منہ سے طلسمی نیلا پتھر نکال کر اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔

کیونکہ اب اسے اس پتھر کی ضرورت باقی نہ رہی تھی ویسے بھی طلسمی نیلے پتھر کی وجہ سے اس کے پیر ریت میں دھنس رہے تھے جس کی وجہ سے اسے آگے بڑھنے میں بے پناہ مشکل آ رہی تھی۔ عوج بن عنک کی تلوار سے وہ طلسماتی بگولوں کا آسانی سے خاتمہ کر سکتا تھا۔ اس نے اب بھی کرنا شروع کر دیا اور تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگا۔ راستے میں جو بھی بگولا اس کے قریب آتا عمرو عوج بن عنک کی تلوار مار کر اسے ختم کر دیتا۔

سرخ جوتوں کی وجہ سے وہ نہایت تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ پھر بھاگتے بھاگتے اس کے قدم ایک جگہ خود بخود رک گئے۔ جیسے ہی اس کے قدم رکے وہاں

وجود چکراتے ہوئے بگولے خود بخود غائب ہو گئے۔ رو عیار سمجھ گیا کہ وہ کالے صحرا کے وسط میں پہنچ چکا ہے۔

اب اس ریت میں عمرو عیار کو وہ سیاہ صندوق اش کرنا تھا جس میں شیطان جادوگر کے طلسمات ملنے والی پتھر کی چابی تھی۔ صندوق ریت میں انے کہاں اور کس قدر گہرائی میں تھا۔ عمرو عیار چند لمے سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل سے آئینہ سکندری لا اور اسے نیچے کی طرف کر کے اس میں ریتلی زمین یکھنے لگا۔ آئینہ سکندری کی مدد سے وہ ریت کی گہرائی ں آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ اس آئینہ سکندری کی مدد ے وہ زمین میں چھپے ہوئے کئی خزانے بھی تلاش کر ا تھا۔ صندوق ریت میں جس جگہ اور جتنی چاہے ائی میں دبا ہوتا آئینہ سکندری سے وہ اسے آسانی ے تلاش کر سکتا تھا۔

عمرو آئینہ سکندری لئے ادھر ادھر گھومتا رہا پھر ے اس آئینے میں سیاہ رنگ کا ایک صندوق دکھائی ے گیا جو زمین کی کافی گہرائی میں موجود تھا۔ صندوق

واقعی سیاہ رنگ کا تھا اور سیاہ زنجیروں میں جکڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور آئینہ سکندری کو دوبارہ زنبیل میں ڈال لیا۔

ریت میں چھپے ہوئے صندوق کا تو اسے پتہ چل گیا تھا لیکن وہ جس قدر گہرائی میں تھا اسے وہاں سے نکالنا عمروعیار کو مشکل نظر آ رہا تھا۔ اگر وہ اس جگہ سے ریت ہٹانے کی کوشش کرتا تو اس گہرائی تک پہنچتے پہنچتے اسے کئی روز لگ جاتے۔

عمروعیار کو زمین سے صندوق نکالنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ پریشان سا ہو گیا تھا۔ پھر اچانک اسے زنبیل کے طلسمی پتلوں کا خیال آیا۔ اس کی زنبیل میں دو طلسمی پتلے تھے جن سے عمروعیار اپنا ہمشکل بنا کر اپنی جان بچانے کا کام لیتا تھا۔ عمروعیار طلسمی پتلے کو بالکل اپنے جیسا بنا لیتا تھا۔ اسے دیکھ کر بڑے سے بڑا جادوگر اس بات کا پتہ نہیں چلا سکتا تھا کہ وہ اصلی عمروعیار نہیں بلکہ اس کا طلسمی ہمشکل پتلا ہے۔ شہنشاہ افراسیاب، ملکہ حیرت جادو اور

بہت سے دوسرے جادوگر اس پتلے کو عمروعیار سمجھ کر قتل بھی کر چکے تھے۔ یہاں تک کہ شہنشاہ افراسیاب کے پاس موجود کتاب سامری بھی دھوکہ کھا جاتی تھی۔ طلسمی پتلے کے قتل ہونے پر وہ اصلی عمروعیار کی ہلاکت کا اعلان کر دیتی تھی جس سے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو یقین ہو جاتا تھا کہ انہوں نے اصلی عمروعیار کو ہلاک کر دیا ہے اور جب قتل ہونے کے باوجود عمروعیار ان کے سامنے آ جاتا اور انہیں لوٹ کر اور طلسم ہوشربا میں اچھا خاصا نقصان پہنچا کر نکل جاتا تو وہ اپنے سر کے بال نوچنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

عمرو نے زنبیل سے ان دونوں پتلوں کو باہر نکال لیا۔ جبکہ اپنا ہمشکل بنانے کے لئے صرف ایک پتلا ہی زنبیل سے میں سے نکالا کرتا تھا۔ یہ پتلے بظاہر کاغذ کے بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے لیکن ان میں جو طاقتیں تھیں اس کا عمروعیار کو بخوبی علم تھا۔

" طلسمی پتلو، ریتلی زمین کے نیچے ایک سیاہ رنگ کا صندوق دبا ہوا ہے۔ کیا تم اس صندوق کو باہر لا سکتے

ہو"۔ عمرو نے ان طلسمی پتلوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ضرور، آقا عمرو۔ ہم اس سیاہ صندوق کو آسانی سے باہر لا سکتے ہیں"۔ طلسمی پتلوں نے بیک زبان ہو کر کہا۔

" اوہ، کیا زمین میں دبا ہوا وہ صندوق تمہیں دکھائی دے رہا ہے"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں آقا، اس صندوق پر بڑی بڑی سیاہ زنجیریں بندھی ہوئی ہیں اور اس پر انسانی کھوپڑی والا ایک تالا بھی لگا ہوا ہے"۔ طلسمی پتلوں نے عمرو کو بتایا۔

" انسانی کھوپڑی والا تالا۔ اوہ ٹھیک ہے تم اس صندوق کو تو باہر لاؤ۔ انسانی کھوپڑی والا تالا اور اس پر بندھی ہوئی زنجیریں میں خود ہی کھول لوں گا"۔ عمروعیار نے جلدی سے کہا۔ طلسمی پتلوں نے اثبات میں سر ہلایا وہ اوپر اٹھے اور پھر سر کے بل وہ دونوں یوں ریت میں اترتے چلے گئے جیسے ریت کی بجائے انہوں نے ایک ساتھ پانی میں ڈبکی لگائی ہو۔ چند ہی لمحوں بعد وہ دونوں اس سیاہ صندوق کو دونوں

طرف لگے ہوئے کنڈوں سے پکڑ کر باہر نکال لائے اور صندوق لا کر عمرو کے قریب رکھ دیا۔

" بہت خوب، اب تم زنبیل میں واپس چلے جاؤ۔ صندوق کو میں خود کھول لوں گا"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ طلسمی پتلوں نے سر ہلائے اور یکلخت وہاں سے غائب ہو گئے اسی لمحے عمروعیار کی زنبیل بھاری ہوئی اور دوسرے ہی لمحے ہلکی ہو گئی جس سے عمروعیار کو پتہ چل گیا کہ اس کے طلسمی پتلے واپس زنبیل میں جا چکے ہیں۔

طلسمی پتلوں کے جانے کے بعد عمروعیار غور سے اس صندوق کو دیکھنے لگا جس کے چاروں طرف سیاہ رنگ کی زنجیریں بندھی ہوئی تھیں اور پھر ان زنجیروں کے دو سروں کے درمیان ایک انسانی کھوپڑی تالے کی طرح پھنسی ہوئی تھی۔

" واہ، شیطان جادوگر نے اپنی اور اپنے ہزار رنگ خزانے کی حفاظت کا بڑا زبردست انتظام کر رکھا ہے"۔ عمرو نے شیطان جادوگر کے انتظام کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ پھر عمرو نے زنبیل سے تلوار حیدری نکالی

اور اس کی ضرب سے تالے نما انسانی کھوپڑی کو توڑ دیا۔ جیسے ہی تلوار حیدری کی ضرب انسانی کھوپڑی پر پڑی کھوپڑی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر بکھر گئی جیسے وہ کانچ کی بنی ہوئی ہو۔ کھوپڑی کا ٹوٹنا تھا کہ اسی لمحے صندوق پر بندھی ہوئی زنجیریں خود بخود حرکت میں آئیں اور وہ ناگ کے بلوں کی طرح خود بخود کھلتی ہوئیں زمین پر گر گئیں اور اس کے ساتھ ہی صندوق کا ڈھکنا بھی خود بخود کھلنے لگا۔

عمرو نے صندوق میں جھانکا اور پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں یکلخت پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ صندوق میں موجود دو بڑے بڑے اور خوفناک سیاہ ناگ یکدم پھنکاریں مارتے ہوئے پھن اٹھا کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اگر عمرو ایک جھٹکے سے پیچھے نہ ہٹ جاتا تو وہ یقیناً عمروعیار کے عین چہرے پر ڈس لیتے اور ان کے زہر سے یقیناً عمروعیار کا اسی وقت خاتمہ ہو جاتا۔ عمروعیار نے ایک ہی نظر میں دیکھ لیا تھا کہ وہ کس قدر خوفناک اور زہریلے ناگ ہیں جن کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا۔

ناگ زور زور سے پھنکار رہے تھے پھر وہ اچھل کر

صندوق سے باہر آ گئے اور غضبناک انداز میں پھنکاریں مارتے ہوئے عمرو کی جانب بڑھنے لگے۔ ان کا انداز اس قدر خوفناک تھا جیسے انہیں عمروعیار پر شدید غصہ آ رہا ہو جس نے ان کے آرام میں خلل ڈالا تھا۔

کالا شہزادہ ناگ بنا نہایت تیزرفتاری سے زمین میں اترتا چلا جا رہا تھا۔ زمین میں اترتے ہوئے اسے ذرا بھی وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ وہ جوں جوں آگے بڑھتا جا رہا تھا زمین خودبخود اس کے لئے راستہ بناتی جا رہی تھی۔ وہ بالکل سیدھا زمین میں اترتا جا رہا تھا۔ اس نے ادھر ادھر مڑنے یا کسی اور طرف جانے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔

کافی دیر تک اسی طرح زمین میں اترنے کے بعد اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے سرخ سرخ روشنی آ گئی اور پھر وہ پاتال کی اسی گہرائی میں آ گیا جہاں

ایک بہت بڑی سرخ مادے سے بھری ہوئی دلدل صاف دکھائی دے رہی تھی۔ آگ کے مادے کی بنی ہوئی سرخ دلدل ابل رہی تھی اور اس میں باقاعدہ آگ کے شعلے لپک رہے تھے۔ وہاں پھیلی ہوئی سرخ روشنی اس سرخ دلدل کی وجہ سے ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

کالا شہزادہ ناگ بنا اس دلدل کے قریب آ گیا۔ دلدل جس طرح سے ابل رہی تھی اور دہک رہی تھی اس سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کس قدر گرم اور جلا دینے کی طاقت رکھتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود کالے شہزادے کو اس کی تپش محسوس نہیں ہو رہی تھی یہ شاید اس کی سلیمانی انگوٹھی کا کمال تھا یا پھر اس ناگ کی نسل ہی ایسی تھی جسے آگ میں جلنے کا احساس تک نہ ہوتا تھا جس کا کالے شہزادے نے روپ دھار رکھا تھا۔

چند لمحے کالا شہزادہ دلدل کی سرخی کو دیکھتا رہا پھر اس نے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اچھل کر سیدھا اس دلدل میں جا پڑا اور پھر وہ دلدل میں نیچے

اترنے لگا۔ دلدل میں کودتے ہی اس نے منکو بونے کی ہدایات کے مطابق آنکھیں بند کر لی تھی۔ زمین کی گہرائی کی طرح دلدل بھی بے حد گہری تھی کافی دیر تک کالا شہزادہ دلدل میں نیچے جاتا رہا پھر اچانک اسے اپنے جسم میں ہلکی ہلکی جلن کا احساس ہونے لگا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ وہ دلدل کی تہہ تک پہنچ چکا تھا۔ نیچے واقعی اسے ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سا پتھر نما ہیرا پڑا دکھائی دے گیا۔ جو آگ کی سرخی میں اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ سیاہ ہیرے کو دیکھ کر کالے شہزادے نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے منہ میں دبا لیا۔ اسی وقت اس کے جسم میں جلن کا احساس بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔ کالا شہزادہ تیزی سے پلٹا اور پھر ہنایت تیزی سے اوپر اٹھنے لگا۔ جوں جوں وہ دلدل کی سطح کی طرف بڑھتا جا رہا تھا اسے اپنا جسم بری طرح سے جلتا ہوا معلوم ہونے لگا تھا۔ کالے شہزادے نے اپنی رفتار انتہائی حد تک بڑھا دی اور پھر وہ کچھ ہی دیر میں دلدل سے اچھل کر باہر نکل آیا۔

دلدل سے باہر آتے ہی جلن کا احساس جاتا رہا تھا۔ کالے شہزادے نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ وہ سیاہ ہیرے کو لے کر بخیریت سرخ دلدل سے باہر آ گیا تھا۔ اگر اسے کچھ دیر اور ہو جاتی تو وہ یقیناً اسی دلدل میں جل کر بھسم ہو جاتا۔

سیاہ ہیرا بدستور اس کے منہ میں دبا ہوا تھا۔ کالا شہزادہ تیزی سے رینگتا ہوا اس سوراخ کی طرف بڑھ گیا جس راستے سے وہ سرخ دلدل تک آیا تھا۔ اور پھر اسی راستے سے ہوتا ہوا وہ واپس اس جنگل میں آ گیا جہاں منکو بونا موجود تھا۔ کالے شہزادے کا منکو بونا اسی جگہ انتظار کر رہا تھا۔ اسے واپس آتے دیکھ کر منکو بونا خوشی سے اچھل پڑا۔

" اوہ، تم واپس آ گئے کالے شہزادے۔ ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا تمہیں واپس آنے میں کئی برس لگ جائیں گے۔ جب تم واپس آؤ گے تب تک میں بے حد بوڑھا اور لاغر ہو چکا ہوں گا"۔ کالے شہزادے کو دیکھ کر منکو بونے نے شوخی سے کہا۔ زمین سے باہر آ کر کالے شہزادے نے پھر اپنا اصل روپ دھار لیا اور

منہ سے سیاہ ہیرا نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ منکو بونے کی بات سن کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

" اور تمہیں فکر ہوگی کہ تم بوڑھے ہو گئے تو بونی شہزادی تامانہ سے تمہاری شادی نہ ہو سکے گی اور تمہیں کنوارہ ہی مرنا پڑے گا"۔ کالے شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو اور کیا"۔ منکو بونے نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا اور کالے شہزادے کی ہنسی نکل گئی۔

" تمہیں تو اپنی شادی کی کوئی فکر ہنیں ہے۔ تمہارے پاس جنوں، بھوتوں والی طاقتیں ہیں تم سے تو جنوں بھوتوں کی شہزادیاں بھی شادی کرنے کے لئے فوری راضی ہو جائیں گی مگر مجھ غریب کو سوائے بونی شہزادی تامانہ کے سوا دوسری کوئی دلہن ہنیں مل سکتی"۔ منکو بونے نے کہا۔

" وہ کیوں"۔ کالے شہزادے نے مسکرا کر پوچھا۔

" تم آدم زاد ایک کے بعد دوسری شادی بھی کر لیتے ہو اور ایک ساتھ بھی دو چار بیویاں رکھ سکتے

ہو۔ مگر ہم بونے صرف اسی سے شادی کر سکتے ہیں جنہیں ہمارے نام سے منسوب کر دیا گیا ہو۔ اب یہ ہماری قسمت ہے کہ ہماری ہونے والی دلہن زندہ رہے یا مر جائے ہم کسی اور بونی کے متعلق بھول کر بھی ہنیں سوچ سکتے"۔ منکو بونے نے جواب دیا۔

" ارے، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ تمہاری بونی شہزادی کو کچھ ہو گیا تو تم ساری عمر کنوارے ہی رہو گے کیا"۔ کالے شہزادے نے حیران ہو کر کہا۔

" مجبوری ہے۔ ہماری دنیا کا یہی قانون ہے"۔ منکو بونے نے کندھے اچکا کر کہا۔

" بڑا عجیب قانون ہے تمہاری دنیا کا"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" صرف عجیب ہنیں، عجیب و غریب کہو"۔ منکو بونے نے کہا تو کالا شہزادہ اس کی تائید میں سر ہلانے لگا۔

" اچھا، میں سرخ دلدل سے سیاہ ہیرا لے آیا ہوں اب اس کا کیا کرنا ہے"۔ کالے شہزادے نے سیاہ ہیرا

مٹکو بونے کو دکھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں واقعی ہمارے پاس وقت کم ہے۔ ہمیں جلد سے جلد شیطان جادوگر کے طلسمات پچھم میں گھسنا ہے۔ جبکہ ہمیں ابھی اس طلسم کی دوسری چابی بھی حاصل کرنی ہے۔ اس چابی کو حاصل کرکے ہی ہم شیطان جادوگر کے طلسمات کو کھول سکتے ہیں"۔ مٹکو بونے نے جلدی سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" دوسری چابی۔ کیا مطلب"۔ کالے شہزادے نے حیرانی سے پوچھا۔

" ایک چابی طلسمات پورب کو کھولنے کے لئے عمروعیار کو حاصل کرنا تھی۔ دوسری چابی ہمیں چاہیئے جس سے ہم شیطان جادوگر کے واپسی کے طلسمات کو کھولیں گے۔ اسی لئے میں نے چابی کا کہا تھا۔ وہ چابی صندل کی لکڑی کی بنی ہوئی ہے جو جماک جادوگر کے نیلے طلسمی تھیلے میں ہے"۔ مٹکو بونے نے کہا۔

" لکڑی کی چابی، طلسمی نیلا تھیلا، جماک جادوگر"۔ کالے شہزادے نے یہ سب نام حیرت سے دوہراتے ہوئے کہا۔

" ہاں، ہمیں یہاں سے دس ہزار کوس دور کالے پتھروں کی وادی میں جانا ہوگا۔ اس وادی میں ایک سیاہ رنگ کا بہت بڑا محل ہے جسے سیاہ محل کہا جاتا ہے۔ اس سیاہ محل میں شہزادہ جانباز کا بت ہے۔ ہمیں وہاں جا کر شہزادہ جانباز کو زندہ کرنا ہے جسے جماک نامی جادوگر نے پتھر کا بت بنا رکھا ہے"۔ مٹکو بونے نے کہا پھر چند لمحے خاموش رہ کر اس نے کالے شہزادے کو بتانا شروع کیا۔

" یہ بھی شیطان جادوگر کا ایک طلسم ہے۔ اس نے سیاہ پتھروں کی وادی میں موجود سیاہ محل میں ایک خاص اور انوکھا طلسم بنا رکھا ہے جس میں اس نے شہزادہ جانباز کا بت بنا رکھا ہے۔ ایک شہزادی مانو ہے اور تیسرا جادوگر جماک ہے۔ جب تم اس طلسم میں جاؤ گے تو تمہیں ایک تخت پر ایک نہایت خوبصورت شہزادہ بیٹھا دکھائی دے گا جو خوبصورت لباس میں پتھر کا بنا ہوا ہے لیکن دیکھنے میں یوں معلوم ہوگا کہ وہ بالکل اصل اور جیتا جاگتا انسان ہے۔ بہرحال تم شہزادے کے سامنے جا کر اس کو

جھک کر تین بار شاہی انداز میں سلام کرو گے تو شہزادہ جانباز سچ مچ زندہ ہو جائے گا۔ اسی لمحے تمہارے قریب شہزادی مانو کا چہرہ نمودار ہوگا اور شہزادہ جانباز کے تخت کے پیچھے خود جماک جادوگر نمودار ہوگا۔ جس کے ایک ہاتھ میں نیلا طلسمی تھیلا ہوگا۔

شہزادہ جانباز تم سے سیاہ ہیرا طلب کرے گا۔ شہزادی مانو بھی تم سے سیاہ ہیرا مانگے گی اور شہزادہ جانباز کے تخت کے پیچھے نظر آنے والا جماک جادوگر بھی تم سے سیاہ ہیرا مانگے گا۔ وہ تینوں تمہیں طرح طرح کے لالچ دیں گے۔ تمہیں طرح طرح کی کہانیاں سنائیں گے مگر ہیرا تم نے ان میں سے کسی کے حوالے نہیں کرنا۔ جماک جادوگر تمہیں دھمکیاں بھی دے گا۔ مگر تم نہ ان میں سے کسی کو ہیرا دو گے اور نہ ہی کسی کے سوال کا جواب دو گے۔ کچھ دیر بعد اچانک شہزادی مانو کا چہرہ وہاں سے غائب ہو جائے گا اور اس کے کچھ ہی دیر بعد شہزادہ جانباز بھی تخت سمیت یہ کہتا ہوا غائب ہو جائے گا کہ جماک جادوگر اب تم

اپنی طاقتوں سے اس انسان کو ہلاک کر کے اس سے سیاہ ہیرا حاصل کر لو۔ جیسے ہی شہزادہ جانباز تخت سمیت وہاں سے غائب ہو تم سیاہ ہیرا جماک جادوگر پر کھینچ مارنا۔

جیسے ہی سیاہ ہیرا جماک جادوگر کو لگے گا وہ اسی وقت جل کر بھسم ہو جائے گا اور اس کا نیلا طلسمی تھیلا نیچے گر جائے گا۔ تم نیلے طلسمی تھیلے سے طلسمات کھولنے والی لکڑی کی چابی نکالنا اور جس قدر تیزرفتاری سے ممکن ہو سکے بھاگ کر محل سے باہر آ جانا۔ اگر تمہیں ذرا بھی دیر ہو گئی تو سیاہ محل میں یکدم آگ بھڑک اٹھے گی جو آناً فاناً سیاہ محل اور اس میں موجود ہر چیز کو جلا کر راکھ بنا دے گی۔ اگر تم محل کی دہلیز پر بھی ہوئے تو پھر بھی تم اس محل کے ساتھ جل کر راکھ ہو جاؤ گے"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، بڑا عجیب و غریب اور حیرت انگیز طلسم ہے"۔ کالے شہزادے کے منہ سے نکلا۔

" ابھی تو تم طلسمات سے باہر ہو کالے شہزادے۔

شیطان جادوگر کے طلسمات اس طلسم سے بھی بڑے اور عجیب و غریب ہونے کے ساتھ ساتھ نجانے کس قدر خوفناک ہوں گے جو صدیاں گزرنے کی وجہ سے اپنی طاقتیں کئی گنا بڑھا چکے ہیں"۔ منکو بونے نے کہا تو کالا شہزادہ پرخیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

"بہرحال جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ یہ بتاؤ ہمیں سیاہ پتھروں والی وادی تک کیسے جانا ہے"۔ کالے شہزادے نے کندھے جھٹک کر کہا۔

"سر کے بل چل کر"۔ منکو بونے نے پھر شرارت آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"میں تو سر کے بل چل لوں گا مگر تم، تم سر کے بل چلو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا"۔ کالے شہزادے نے مسکرا کر کہا۔

"ارے باپ رے۔ اگر میں سر کے بل چلا تو میری نہ صرف ساری صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی بلکہ میرا دم بھی گھٹ جائے گا اور پھر میں منکو بونے کی بجائے مرحوم منکو بونا کہلوانے لگوں گا"۔ منکو بونے نے بوکھلا کر کہا تو کالا شہزادہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسے

پاتال میں گنجے شیطان بونوں کے سردار چانگلو بونے کا واقعہ یاد آگیا۔

جب اس نے الٹا لٹکایا تھا تو اس کا اس قدر برا حال ہو گیا تھا کہ اس نے کالے شہزادے کے سامنے اپنی شکست مان لی تھی اور اپنی جان بچانے کے لئے اس نے کالے شہزادے کے سامنے اپنے سب سے بڑے اور طاقتور ساساکا جادو جو ایک سرخ ناگ کے روپ میں تھا کو ہلاک کردا لیا تھا۔ کالے شہزادے کو اس وقت سے معلوم ہو چکا تھا کہ بونوں کو اگر الٹا لٹکا دیا جائے تو ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اس واقعہ کی نسبت سے اس نے منکو بونے پر چوٹ کی تھی جس سے منکو بونا سچ مچ گھبرا گیا تھا۔

"تو پھر بتاؤ ورنہ میں سچ مچ تمہیں الٹا لٹکا دوں گا"۔ کالے شہزادے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اپنی آنکھیں بند کرو اور میرا ہاتھ پکڑ لو۔ جب میں کہوں تب آنکھیں کھولنا"۔ منکو بونے نے کہا۔ کالے شہزادے نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور منکو بونے کا ننھا سا ہاتھ پکڑ کر اپنی آنکھیں موند لیں۔ اسی لمحے

کالے شہزادے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین ہٹ گئی ہو۔ اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر وہ خود کو ہوا کے دوش پر اڑتا ہوا محسوس کرنے لگا۔

ناگ خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے مسلسل عمروعیار کی جانب بڑھ رہے تھے اور عمروعیار ان کے خوفناک اور جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے سے خوفزدہ ہو کر قدم بقدم پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں موجود تلوار حیدری کے دستے پر اپنی گرفت سخت کر لی تھی۔

اسی لمحے اچانک ایک ناگ اچھلا اور اس نے یکدم چھلانگ لگا کر عمروعیار پر حملہ کر دیا۔ جیسے ہی وہ اڑتا ہوا عمروعیار کے قریب آیا عمروعیار کا تلوار والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ناگ دو

ٹکڑے ہو کر دور جا پڑا۔ جیسے ہی دو ٹکڑوں میں کٹ کر ناگ سیاہ ریت پر گرا ایک جھماکا ہوا اور ناگ کے دونوں ٹکڑے یکلخت جل کر راکھ ہوگئے۔ اسی لمحے دوسرا سانپ اچھلا مگر عمرو نے تلوار سے اس کے بھی دو ٹکڑے کرکے اسے پھینک دیا۔ دوسرا ناگ بھی سیاہ ریت پر گرا اور پھر جل کر خاک ہو گیا تو عمروعیار نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور تلوار لئے ہوئے ایک بار پھر سیاہ صندوق کے قریب آگیا۔

اس نے اس بار صندوق میں نہایت احتیاط سے جھانکا تھا مگر اب وہاں اور کوئی ناگ موجود نہ تھا۔ البتہ صندوق میں پتھر کی بنی ہوئی ایک چابی پڑی ضرور دکھائی دے رہی تھی۔ عمروعیار نے جھک کر صندوق سے چابی نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خبردار عمروعیار، اگر تم نے چابی کو اٹھا لیا تو تمہیں ہر صورت اور ہر حال میں شیطان جادوگر کے طلسمات کھولنا پڑیں گے۔ ان طلسمات میں ہر طرف موت کا راج ہے۔ ان طلسمات میں تمہاری ایک

معمولی سی غلطی بھی تمہیں یقینی اور انتہائی بھیانک موت سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو اس چابی کو یہیں چھوڑ دو اور واپس چلے جاؤ"۔ گرجدار آواز نے کہا تو عمرو چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر اسے وہاں دور دور تک کوئی دکھائی نہ دیا۔

"تم کون ہو"۔ عمرو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ عمرو چند لمحے انتظار کرتا رہا پھر اس نے سر جھٹک کر سیاہ صندوق سے پتھر کی چابی اٹھا لی جو خاصی وزنی تھی۔ جیسے ہی عمرو نے صندوق سے پتھر کی چابی اٹھائی ایک شعلہ سا لپکا اور سیاہ صندوق کو بھی آگ لگ گئی اور وہ دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ صندوق کو جلتے دیکھ کر عمرو تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے صندوق جل کر راکھ ہوگیا۔

عمروعیار چند لمحے غور سے پتھر کی بنی ہوئی چابی کو دیکھتا رہا پھر اس نے اسے زنبیل میں رکھ لیا اور سنہری مینڈک کی ہدایات کے مطابق پلٹ کر واپس اس طرف بھاگنے لگا جس طرف سے وہ کالے صحرا میں

داخل ہوا تھا۔ چونکہ وہ پتھر کی چابی حاصل کر چکا تھا اس لئے کالے صحرا میں نہ ہی تیز ہوا چلی اور نہ ہی وہاں خوفناک بگولے اٹھے تھے۔ عمروعیار سرخ جوتیوں کی مدد سے نہایت تیزرفتاری سے دوڑتا ہوا کالے صحرا سے باہر نکل گیا اور پھر وہ جیسے ہی کالے صحرا سے باہر نکلا اچانک روشنی سی چمکی اور اس کے سامنے سے کالا صحرا اچانک غائب ہو گیا۔ اب کالے صحرا کی جگہ عمروعیار کو ایک وسیع چٹیل میدان دکھائی دے رہا تھا۔

عمروعیار نے پرخیال انداز میں سر ہلایا اور تلوار حیدری کو زنبیل میں ڈال لیا۔ پھر اس نے پیروں سے سرخ جوتیاں اتاریں اور انہیں بھی زنبیل میں ڈال کر اس میں سے اپنے جوتے نکال کر پیروں میں پہن لئے۔ پھر عمرو نے زنبیل سے اڑنے والا سرخ قالین نکالا اور اسے زمین پر بچھا کر اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"سرخ قالین، میں شیطان جادوگر کے طلسمات میں جانا چاہتا ہوں مجھے اس سیاہ پہاڑ تک پہنچا دو جہاں سے شیطان جادوگر کے طلسمات کھولنے کا دروازہ ہے"

عمرو نے سرخ قالین کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی اس نے حکم دیا سرخ قالین کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس نے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ پہلے وہ سیدھا اوپر اٹھتا رہا پھر کافی بلندی پر آ کر وہ مڑا اور نہایت تیزی سے عمروعیار کو لئے ہوئے مشرق کی طرف اڑتا چلا گیا۔

اس سارے عمل میں عمروعیار بری طرح سے تھک چکا تھا۔ اس لئے اس نے اس بار سنہری چپلوں کی بجائے سرخ قالین پر شیطان جادوگر کے طلسمات کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا تھا اور پھر اسے بھوک پیاس بھی ستا رہی تھی۔ اس لئے اس نے سوچا کہ سرخ قالین پر سفر کرتے ہوئے وہ نہ صرف ستا لے گا بلکہ اطمینان سے اپنی بھوک پیاس بھی مٹا لے گا۔

سرخ قالین کو سبک رفتاری سے اڑتے دیکھ کر عمروعیار نے زنبیل سے کھانے پینے کی چیزیں نکال لیں اور انہیں کھانے لگا۔ کھانے پینے سے فراغت پا کر اس نے تمام چیزیں سمیٹ کر زنبیل میں ڈالیں اور ستانے کے لئے قالین پر لیٹ گیا۔ ایک تو عمروعیار

بے حد تھکا ہوا تھا اور دوسرے اس نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا تھا جس کی وجہ اس پر خماری طاری ہو گئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اڑتے ہوئے سرخ قالین پر سو گیا۔

اسے سوئے ہوئے ابھی چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک اڑتے ہوئے سرخ قالین کے کچھ فاصلے پر چار سیاہ رنگ کے قالین نمودار ہوئے۔ ان قالینوں پر سیاہ لباس پہنے چار خوفناک جادوگر سوار تھے جن کے ہاتھوں میں کمان تھے، ان کمانوں پر باقاعدہ تیر چڑھے ہوئے تھے۔ سیاہ لباس والے چاروں خوفناک جادوگروں نے سرخ قالین پر سوئے ہوئے عمروعیار کو دیکھ کر بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے سر ہلائے اور پھر انہوں نے ایک ساتھ کمانوں کے چلے کھینچ کر عمروعیار کا نشانہ لے کر تیر چھوڑ دیئے۔

تیر بجلی کی سی تیزی سے بے خبر سوئے ہوئے عمروعیار پر موت بن کر لپکے اور پھر۔

چند ہی لمحوں بعد کالے شہزادے کے پیروں کے نیچے زمین آ گئی اور ساتھ ہی اسے منکو بونے کی آواز سنائی دی۔

"اب تم آنکھیں کھول سکتے ہو کالے شہزادے"۔ منکو بونے کی آواز سن کر کالے شہزادے نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے سامنے سیاہ پتھروں کی بنی ہوئی ایک وادی تھی۔ وادی میں دور دور تک سبزہ نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی اور نہ ہی کالے شہزادے کو وہاں کوئی ذی روح دکھائی دے رہی تھی۔ البتہ دور بہت دور اسے ایک سیاہ رنگ کا بہت بڑا

قلعے نما محل ضرور دکھائی دے رہا تھا جس کے برج بے حد اونچے اور آسمان کو چھوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

" وہ رہا شہزادہ جانباز کا محل"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں مجھے نظر آ رہا ہے۔ آؤ چلیں"۔ کالے شہزادے نے سر ہلا کر کہا۔

" اس محل میں، میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا کالے شہزادے"۔ منکو بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

" کیوں"۔ کالا شہزادہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

" اس محل میں تمہیں سر کے بل چل کر جانا ہوگا۔ ظاہر ہے میں ایسا نہیں کر سکتا اس لئے میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکوں گا"۔ منکو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سر کے بل۔ مگر وہ کیوں"۔ کالے شہزادے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" سیاہ پتھروں کی وادی جادو کی بنی ہوئی ہے۔ اگر

تم نے ان میں سے کسی ایک سیاہ پتھر پر بھی پاؤں رکھ دیا تو تم ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ اس طلسم کو عبور کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ اس پر پیر نہ رکھے جائیں"۔ منکو بونے نے کہا۔

" اوہ، تو ہم اڑ کر محل تک چلے جاتے ہیں۔ کیا تم اڑ نہیں سکتے یا میرے پاس اڑنے کی طاقت نہیں ہے"۔ کالے شہزادے نے جلدی سے کہا تو منکو بونا ہنس پڑا۔

" اگر اس وادی کو اڑ کر پار کیا جا سکتا تو میں تمہیں وادی کے باہر کیوں لاتا۔ سیدھا محل تک نہ لے جاتا"۔ منکو بونے نے جواب دیا۔

" کیوں، تم نے ایسا کیوں نہیں کیا"۔ کالے شہزادے نے پوچھا۔

" سیاہ محل تمہاری نظروں سے کتنا دور ہے"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے کے سوال کا جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" کافی دور ہے۔ کیوں"۔ کالے شہزادے نے حیرت

کا اظہار کیا۔

" سیاہ محل جتنا دور ہے تم ہاتھوں کے بل چل کر جاؤ گے تو یہ اتنا ہی دور رہے گا جتنا تمہیں نظر آ رہا ہے اگر تم نے اڑتے ہوئے اس محل تک جانے کی کوشش کی تو یہ تمہاری پہنچ سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ تم صدیوں تک اڑتے رہو گے تب بھی تم اس سیاہ محل تک نہ پہنچ پاؤ گے"۔ منکو بونے نے جواب دیا تو کالا شہزادہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

" حیرت انگیز۔ شیطان جادوگر نے طلسمات تک پہنچنے والے راستوں پر ہی اس قدر زبردست انتظامات کر رکھے ہیں تو اس کے طلسمات کس قدر سخت اور خوفناک ہوں گے"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" وہ طلسمات یقیناً ان چھوٹے موٹے طلسمات سے کہیں زیادہ طاقتور اور خوفناک ہوں گے"۔ منکو بونے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر میں ہاتھوں کے بل چل کر محل کی طرف جاؤں گا تو کیا واقعی سیاہ پتھروں کا طلسم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"۔ کالے شہزادے نے منکو

بونے سے پوچھا۔

" نہیں، تمہارے الٹا ہو کر چلنے سے وادی کا طلسم بھی الٹا ہو جائے گا۔ اس لئے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہاتھوں کے بل چلتے ہوئے جب تم سیاہ محل کے دروازے تک پہنچ جاؤ تو سیدھے ہو جانا۔ میرا مطلب ہے اپنے پیروں کے بل کھڑے ہو جانا۔ محل کا دروازہ تمہیں بند ملے گا تم دروازے کے ساتھ سلیمانی انگوٹھی لگا دینا۔ دروازہ خودبخود کھل جائے گا۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں اور ہاں ایک ضروری بات تو میں تمہیں بتانا بھول ہی گیا ہوں۔ طلسمات پورب کے راستے سے چونکہ عمروعیار نے داخل ہونا ہے اور یہ تمام طلسمات ایک لحاظ سے عمروعیار کے حصے میں آتے ہیں۔ کیونکہ ناگ خزانہ کو عمرو ہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی خود کو عمروعیار کا روپ اختیار کرنا ہوگا ورنہ نہ ہی تم ان سیاہ پتھروں کے طلسمات کو عبور کر سکو گے اور نہ اپنے حصے کے طلسمات کا خاتمہ کر سکو گے"۔ منکو بونے نے کہا۔

"مگر میں نہیں جانتا کہ عمروعیار کیسا ہے۔ میں اس کا روپ کیسے دھار سکتا ہوں"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

"سلیمانی انگوٹھی سے کہو کہ وہ تمہیں عمروعیار کا روپ دے دے"۔ منکو بونے نے کہا۔ کالے شہزادے نے ایسا ہی کیا دوسرے ہی لمحے وہ عمروعیار کی طرح دبلا پتلا اور منحنی ہو چکا تھا۔ البتہ اس کا لباس شہزادوں جیسا ہی تھا اور اس کے پاس عمروعیار کی زنبیل بھی نہیں تھی"۔ منکو بونے نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

کالے شہزادے نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے دل میں سلیمانی انگوٹھی سے مدد مانگی۔ اس کے جسم میں ہلکی سی سنسناہٹ ہوئی اور کالے شہزادے نے آنکھیں کھول دیں۔

"اللہ حافظ منکو بونے۔ میری کامیابی کی دعا کرنا"۔ کالے شہزادے نے کہا اور اس نے قلابازی کھائی اور یکدم الٹا ہو کر زمین پر ہاتھوں کے بل کھڑا ہو گیا۔

"اللہ حافظ"۔ منکو بونے نے کہا۔

کالے شہزادے کو چونکہ سلیمانی انگوٹھی کی مدد مل چکی تھی اس لئے اسے الٹا ہو کر ہاتھوں کے بل کھڑا ہونے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ سیاہ پتھروں کی طرف بڑھنے لگا اور پھر وہ اسی طرح ہاتھوں کے بل چلتا ہوا سیاہ پتھروں پر آ گیا۔ سیاہ پتھروں پر ہاتھ رکھتے ہی اس کے ہاتھوں پر ہلکی سی جلن کا احساس ہوا اور فوراً ختم ہو گیا اور پھر کالے شہزادے نے ہاتھوں کے بل تیز تیز چلتے ہوئے سیاہ محل کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔

سیاہ محل بے حد دوری پر تھا لیکن کالا شہزادہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سلیمانی انگوٹھی سے مدد لینے کی وجہ سے نہ وہ ڈگمگا رہا تھا اور نہ ہی اسے تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اگر اس کے پاس پراسرار صلاحیتیں نہ ہوتیں تو وہ اتنی دور تک ہاتھوں کے بل کبھی نہ چل سکتا تھا۔ کسی بھی لمحے وہ ڈگمگا سکتا تھا اور الٹ کر گر سکتا تھا جس سے اس کی موت یقینی ہو جاتی۔

کالا شہزادہ ہاتھوں کے بل تقریباً دوڑتے ہوئے

انداز میں سیاہ محل کی طرف بڑھا جا رہا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سیاہ محل تک پہنچ گیا۔ سیاہ محل کا ایک بڑا سا سیاہ لکڑی کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ کالے شہزادے نے دروازے کے قریب پہنچ کر اپنے جسم کو اچھالا اور پھر قلابازی کھا کر عین دروازے کے قریب پیروں کے بل کھڑا ہو گیا۔ اس نے خود کو بخیروعافیت دروازے کے قریب پا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر اس نے مٹکو بونے کے کہنے کے مطابق سلیمانی انگوٹھی کا نگینہ دروازے سے چھو دیا۔ جیسے ہی اس نے سلیمانی انگوٹھی کا نگینہ سیاہ محل کے دروازے سے لگایا "بھک" کی آواز آئی اور دروازہ یکلخت وہاں سے غائب ہو گیا۔

سامنے ایک بڑی سی راہداری دکھائی دے رہی تھی۔ جو ایک بڑے سے ہال نما کمرے کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ کالا شہزادہ عمروعیار بنا اس راہداری سے ہوتا ہوا ہال نما کمرے میں آ گیا۔ ہال نما کمرہ ہنایت قیمتی اور خوبصورت سازوسامان سے سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک چھوٹا سا چبوترا بنا ہوا تھا جس پر

سونے کا ایک بہت بڑا اور خوبصورت کرسی نما تخت نظر آ رہا تھا۔ کرسی نما اس خوبصورت تخت پر ایک ہنایت خوبصورت نوجوان شہزادہ بیٹھا تھا۔ جس کے سر پر تاج تھا اور اس نے ہنایت خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ وہ شہزادہ جانباز تھا۔ جو بالکل ساکت و صامت بیٹھا تھا۔ پتھر کا بنا ہوا شہزادہ جانباز، عمروعیار بنے کالے شہزادے کو بالکل زندہ انسانوں کی طرح نظر آ رہا تھا۔ چند لمحے کالا شہزادہ، شہزادہ جانباز کو دیکھتا رہا پھر اس نے بایاں گھٹنا زمین پر رکھا اور پتھر بنے شہزادہ جانباز کے سامنے جھک کر اسے ہنایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرنے لگا۔ جیسے ہی کالے شہزادے نے تیسری بار پتھر بنے شہزادہ جانباز کو سلام کیا۔ شہزادہ جانباز میں یکلخت جیسے جان پڑ گئی۔ کیونکہ اس نے ساکت پلکیں جھپکانا شروع کر دی تھیں۔ البتہ اس کے بیٹھنے کے انداز میں کوئی فرق ہنیں آیا تھا۔

" ہم نے تمہارا سلام قبول کیا عمروعیار۔ لاؤ سیاہ ہیرا ہمارے حوالے کر دو جو تم ہمارے لئے لائے ہو"۔ شہزادہ جانباز کے لب ہلے۔ اسی لمحے ایک جھماکا

ہوا اور کالے شہزادے سے کچھ فاصلے پر ایک ہنایت حسین لڑکی کا چہرہ نمودار ہوا۔

" ہنیں عمروعیار، سیاہ ہیرا شہزادہ جانباز کو نہ دینا۔ وہ ہیرا تم مجھے دے دو۔ دیکھو میرا وجود سائے کا ہے۔ اگر سیاہ ہیرا تم مجھے دے دو گے تو میں اصل شکل میں آ جاؤں گی اور اصل شکل میں آ کر میں تم سے شادی کر لوں گی"۔ شہزادی مانو نے کالے شہزادے سے مخاطب ہو کر بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی وقت اچانک شہزادہ جانباز کے تخت کے عقب میں ایک لمبا تڑنگا جادوگر نمودار ہوا۔ جس کا سر گنجا تھا۔ اس کے سر کے درمیان اور دائیں بائیں ہلکے ہلکے بال موجود تھے۔ مونچھیں پتلی پتلی مگر کافی لمبی تھی اور اس کی داڑھی کسی گلہری کی دم کی طرح بڑھی ہوئی تھی۔

اس جادوگر کے اوپر والے دانتوں میں سے درمیان کا دانت غائب تھا جبکہ دائیں طرف کا ایک دانت دوسرے دانتوں سے لمبا اور بڑا تھا جس کی وجہ سے جادوگر بے حد مکروہ اور خوفناک دکھائی دے رہا تھا۔

اس جادوگر نے بھی قیمتی اور خوبصورت لباس پہن رکھا تھا اور اس جادوگر کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کا عمروعیار کی زنبیل جیسا تھیلا نظر آ رہا تھا۔ جسے دیکھ کر کالا شہزادہ سمجھ گیا کہ وہ جماک جادوگر ہے۔

" ہنیں عمروعیار، سیاہ ہیرا نہ تم شہزادہ جانباز کو دو گے اور نہ شہزادی مانو کو۔ یہ دونوں تم سے جھوٹ بول رہے ہیں۔ سیاہ ہیرے کی سب سے زیادہ ضرورت مجھے ہے۔ میں جماک جادوگر ہوں۔ سیاہ ہیرے کو حاصل کرکے میں دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جادوگر بننا چاہتا ہوں۔ میرے پاس اس نیلے تھیلے میں بے شمار دولت ہے۔ یہ سب تم لے لو اور سیاہ ہیرا مجھے دے دو"۔ جماک جادوگر نے نیلا تھیلا اونچا کرکے کالے شہزادے کو لالچ دیتے ہوئے کہا۔ لیکن کالے شہزادے نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

شہزادہ جانباز، شہزادی مانو اور جماک جادوگر کالے شہزادے سے سیاہ ہیرا حاصل کرنے کے لئے اس کی منتیں کر رہے تھے۔ اسے طرح طرح کے لالچ دے

رہے تھے لیکن کالا شہزادہ خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ پھر ان تینوں نے کالے شہزادے کو خوفناک اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ شہزادی مانو نے تو بے اختیار رونا شروع کر دیا تھا کہ شاید کسی طرح کالے شہزادے کا دل پسیج جائے اور کالا شہزادہ سیاہ ہیرا اسے دے دے مگر کالا شہزادہ جانتا تھا کہ یہ طلسم ہے اور شہزادہ جانباز، شہزادی مانو اور جماک جادوگر اس طلسم کا حصہ ہیں تاکہ کالا شہزادہ کسی طرح ان کے جھانسے میں آ جائے اور وہ اس سے سیاہ ہیرا حاصل کرکے اسے موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اس لئے کالا شہزادہ اپنی جگہ بالکل خاموش اور ساکت تھا۔

پھر اچانک شہزادی مانو روتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی۔ اس کے بعد شہزادہ جانباز بھی کالے شہزادے کو ڈراتا رہا اور جماک جادوگر بھی اسے خوفزدہ کرنے کے لئے دھمکاتا رہا اور پھر شہزادہ جانباز بھی شہزادی مانو کی طرح وہاں سے غائب ہو گیا۔ غائب ہونے سے پہلے اس نے جماک جادوگر سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

" جماک جادوگر، تم اپنی طاقتوں سے اس انسان کو ہلاک کرکے اس سے سیاہ ہیرا خود ہی حاصل کر لو۔ ہم تو ناکام ہو گئے ہیں"۔ اس سے پہلے کہ یہ کہہ کر شہزادہ جانباز وہاں سے غائب ہوتا کالے شہزادے نے جلدی سے جیب سے سیاہ ہیرا نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پھر جیسے ہی شہزادہ جانباز وہاں سے غائب ہوا کالے شہزادے نے سیاہ ہیرا پوری قوت سے جماک جادوگر پر کھینچ مارا۔ جماک جادوگر کچھ کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا کہ سیاہ ہیرا عین اس کے سینے سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکلی۔ ایک شعلہ سا بھڑکا اور جماک جادوگر بھک سے جل کر راکھ ہو گیا۔ اس کے ہاتھ سے طلسمی نیلا تھیلا چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔ یہ دیکھ کر کالا شہزادہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جس طرح بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے بالکل اسی طرح کالا شہزادہ نیلے تھیلے پر جھپٹا تھا۔ اس نے نیلے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر اس میں موجود ایک لکڑی کی چابی نکالی اور اسے مضبوطی سے پکڑ کر وہ اٹھا اور پھر وہ انتہائی برق رفتاری سے

اس راستے کی طرف بھاگ پڑا جس طرف سے وہ محل میں داخل ہوا تھا۔ کالا شہزادہ اس قدر تیزی سے بھاگ رہا تھا جیسے اسے پر لگ گئے ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ چند ہی لمحوں میں محل سے باہر آگیا اور پھر وہ جیسے ہی محل سے باہر نکلا سارے کا سارا محل یکلخت بھک سے جل کر راکھ ہوتا چلا گیا۔ کالے شہزادے کو اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ یقیناً اس محل اور محل میں موجود ہر چیز کے ساتھ اسی طرح یکلخت جل کر راکھ بن جاتا۔

اور پھر تیر جیسے ہی سرخ قالین پر سوئے ہوئے عمروعیار کے قریب پہنچے اچانک جل کر راکھ ہوگئے۔ اسی لمحے عمروعیار کو یوں لگا جیسے اسے کسی نے زور سے جھنجھوڑ ڈالا ہو۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ پھر اس کی نظریں سیاہ قالینوں پر بیٹھے ہوئے چار خوفناک جادوگروں پر پڑیں تو اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔ سیاہ قالینوں والے جادوگروں کے کمانوں میں پھر تیر آگئے تھے۔ انہوں نے پھر چلے کھینچے اور تیر عمروعیار پر چھوڑ دیئے مگر تیر عمروعیار کے قریب آتے ہی ایک بار پھر جل کر راکھ ہوگئے۔

"جلدی کرو عمروعیار۔ ان سیاہ قالینوں والے جادوگروں کا خاتمہ کر دو۔ دو بار میں نے تمہیں ان جادوگروں کے تیروں سے بچا لیا ہے۔ اگر تیسری بار انہوں نے تم پر تیر چلائے تو میں تمہیں کسی بھی صورت میں نہ بچا سکوں گا"۔ اچانک عمروعیار کو زنبیل کے محافظ بونے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمرو بوکھلا کر جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جادوگروں کی جانب دیکھا۔ جنہوں نے ہوا میں ہاتھ مار کر پھر تیر حاصل کر لئے تھے۔

عمروعیار نے جلدی سے زنبیل سے خود بھی ایک تیر کمان، ایک تیر اور ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی گیند نکالی۔ اس نے سرخ گیند پوری قوت سے ہوا میں اچھال دی۔ اس سے پہلے کہ گیند نیچے آتی عمرو نے کمان پر تیر چڑھایا اور پھر گیند کا نشانہ لے کر اس پر تیر چھوڑ دیا۔ طلسمی کمان سے نکلا ہوا طلسمی تیر فضا میں ہی سرخ گیند سے جا ٹکرایا اور پھر ایک زبردست دھماکا ہوا اور فضا میں جیسے آگ ہی آگ بھر گئی اور پھر وہ آگ سیدھی ان چار سیاہ قالینوں والے

جادوگروں پر جا گری جو کمان پر تیر چڑھا کر ایک بار پھر عمروعیار پر تیر پھینکنے ہی والے تھے۔ جیسے ہی ان پر آگ گری ان کے کپڑوں اور قالینوں میں یکدم آگ لگ گئی انہوں نے خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے تیرکمان پھینک دیئے اور آگ بجھانے کے لئے ہاتھ پیر مارنے لگے مگر طلسمی سرخ گیند کی آگ نے انہیں فضا میں ہی جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔

"عمروعیار۔ تم جس مہم پر جا رہے ہو۔ اس کے لئے خود کو پوری طرح چاک و چوبند اور ہوشیار رکھو۔ تم نے اس بار ایک نہایت خطرناک اور جان لیوا مہم سر کرنی ہے۔ تمہاری ذرا سی غفلت تمہیں موت کے منہ میں پہنچا سکتی ہے۔ اپنی نیند اور آرام کو بھول جاؤ۔ جب تک تم چاک و چوبند رہو گے شیطان جادوگر کا کوئی طلسم تم پر وار نہیں کرے گا۔ تم نے جیسے ہی غفلت برتی طلسم تم پر حاوی ہو جائیں گے"۔ زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر محافظ بونے مجھے ان عجیب و غریب طلسمات کے بارے میں کچھ بتایا کیوں نہیں۔ جا

رہا۔ میری زنبیل اس مہم میں میرا پورا پورا ساتھ دے رہی ہے مگر میں سنہری تختی اور بولنے والی گڑیا سے جیسے ہی ناگ خزانے یا طلسمات کے بارے میں کچھ پوچھنے کی کوشش کرتا ہوں سنہری تختی اور بولنے والی گڑیا میرے ہاتھوں سے غائب ہو کر واپس زنبیل میں چلی جاتی ہیں۔ کیوں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" تمہارے ان سوالوں کا جواب تمہیں ابھی نہیں دیا جا سکتا عمروعیار"۔ محافظ بونے کی آواز آئی۔

" کیوں"۔ عمرو نے زور دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے کیوں کا جواب بھی تمہیں اس مہم کے اختتام پر دیا جائے گا۔ بس تم اپنی پوری توجہ مہم پر مبذول رکھو جو تم نے ازخود اور اپنی مرضی سے حاصل کی ہے"۔ محافظ بونے نے سخت آواز میں کہا اور اس کا سخت لہجہ سن کر عمروعیار پریشان ہو گیا۔ عمروعیار نے سینکڑوں مہمات سر کی تھیں مگر آج تک زنبیل کے محافظ بونے نے اس سے اس انداز میں بات نہیں کی تھی وہ نجانے کیوں اس بار س قدر سخت رویہ برت

رہا تھا اور اسے اس کے سوالوں کا جواب بھی نہیں دے رہا تھا۔

" محافظ بونے۔ کیا میں نے ناگ خزانے کو حاصل کرنے کا کوئی غلط فیصلہ کیا ہے"۔ عمرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا لیکن اس بار زنبیل کے محافظ بونے نے بھی عمروعیار کی بات کا جواب نہ دیا۔ عمرو نے زنبیل کے محافظ بونے کو دو تین بار پکارا لیکن جب محافظ بونے نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے اس بات کا پختہ یقین ہو گیا تھا کہ اس سے لازماً کوئی ایسی غلطی سرزد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے زنبیل کی خاص چیزیں اسے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دے رہی تھیں۔ وہ اپنی اس غلطی کے بارے میں سوچنے لگا مگر لاکھ سوچنے کے باوجود اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے سرخ قالین کی رفتار کم ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ اس نے چونک کر نیچے دیکھا تو سرخ قالین ایک بہت بڑی

چٹیل وادی پر پرواز کر رہا تھا۔ اس وادی کے ایک طرف سیاہ رنگ کا ایک چوٹی والا بہت بڑا اور اونچا پہاڑ دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہزاروں جنات اور دیوؤں نے مل کر اس بڑے پہاڑ کو اس وادی میں لا کر رکھ دیا ہو۔ کیونکہ اس سیاہ پہاڑ کے علاوہ وہاں دور دور تک نہ کوئی پہاڑ نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی پہاڑی۔

سرخ قالین آہستہ آہستہ نیچے ہوتا چلا گیا اور پھر سیاہ پہاڑ کے قریب جا کر زمین پر اتر گیا۔

عمرو سر اٹھا کر اس بلند و بالا اور دور تک پھیلے ہوئے پہاڑ کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے قالین سے اتر کر اسے سمیٹا اور اسے تہہ کر کے زنبیل میں ڈال لیا اور زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر حفاظت کے طور پر اپنے ہاتھ میں لے کر سیاہ پہاڑ کی جانب بڑھنے لگا اور پھر اسے تھوڑی سی تلاش کے بعد ایک دروازے نما بڑی سی چٹان نظر آ گئی جو بند تھی۔ اس چٹان میں ایک سوراخ بھی بنا ہوا تھا جس میں شاید پتھر کی چابی لگتی تھی۔ عمرو دروازے نما چٹان کے قریب جا

کر رک گیا۔ پھر نجانے کیوں بے اختیار اس کا دل دھڑکنا شروع ہو گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر بظاہر اسے دور نزدیک کوئی خطرہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ مگر اس کا دل نجانے کیوں اس کو چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ وہ کسی بہت بڑی اور انتہائی خوفناک مصیبت میں گھرنے والا ہے۔

اس وقت عمروعیار کو جو بھی مقدس کلمات اور اسم اعظم یاد تھے اس نے پڑھنا شروع کر دیئے تھے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کو مسلسل یاد کرتے ہوئے زنبیل سے پتھر کی چابی نکالی اور اسے چٹانی دروازے میں موجود سوراخ میں ڈال دی۔ جیسے ہی اس نے چابی سوراخ میں ڈالی چابی آپ ہی آپ اس سوراخ میں گھومنے لگی اور پھر اچانک تیز اور زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور دروازے نما چٹان واقعی کسی دروازے کی طرح کھلتی چلی گئی۔

سامنے ایک طویل غار کا دہانہ تھا۔ عمرو نے چند لمحے توقف کیا اور پھر وہ اس دہانے میں داخل ہو گیا۔ غار کے دہانے میں وہ ابھی چند قدم ہی آگے گیا ہوگا کہ

پھر زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز آئی اور اس کے پیچھے غار کا دہانہ اسی چٹان نما دروازے سے بند ہو گیا۔ غار کا دہانہ بند ہونے سے وہاں یکدم گھپ اندھیرا چھا گیا تھا اور ساتھ ہی عمروعیار کو اپنے جسم میں تیز سنسناہٹ سی ہوتی ہوئی معلوم ہونے لگی۔

کالے شہزادے نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا جو بروقت سیاہ محل سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ورنہ سیاہ محل کے ساتھ وہ بھی یقیناً جل کر راکھ بن جاتا۔

اسی لمحے جھماکا ہوا اور اس کے قریب منکو بونا آ نمودار ہوا۔

"بہت خوب کالے شہزادے۔ بہت خوب۔ تم نے بڑی جرأت سے کام لیا ہے جو بروقت لکڑی کی چابی لے کر محل سے باہر نکل آئے ہو ورنہ ...." منکو بونے نے کالے شہزادے جو عمروعیار بنا ہوا تھا کے

ہاتھ میں لکڑی کی چابی دیکھ کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر کالا شہزادہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

" ہاں، خوف سے ابھی تک میرا دل دھڑک رہا ہے۔ اگر مجھے واقعی ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو میرا بچ نکلنا ناممکن تھا"۔ کالے شہزادے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"۔ مٹکو بونے نے کہا۔

" اب اور کیا کرنا باقی ہے"۔ کالے شہزادے نے پوچھا۔

" کچھ نہیں۔ اب ہمیں طلسمات کی طرف جانا ہے۔ اب جو کچھ ہوگا طلسمات میں ہی ہوگا"۔ مٹکو بونے نے جواب دیا۔

" خدا کی پناہ۔ طلسمات میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہم نے اس قدر خوفناک مرحلے طے کئے ہیں۔ نجانے ان طلسمات میں ہمارا کیا حال ہوگا"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" جو بھی ہوگا۔ اللہ نے چاہا تو بہتر ہی ہوگا"۔ مٹکو بونے نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

" آؤ کالے شہزادے دیر نہ کرو۔ میرا علم بتا رہا ہے کہ عمرو عیار طلسمات پورب میں داخل ہو چکا ہے۔ ایسا نہ ہو ہمیں دیر ہو جائے۔ ہمیں اب جلد سے جلد واپسی کے طلسمات جن کا نام طلسمات پچھم ہے میں جانا ہے۔ آؤ میرا ہاتھ پکڑ لو ہم نے پچھم کی طرف سفر کرنا ہے"۔ مٹکو بونے نے کہا تو کالے شہزادے نے سر ہلا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اس نے مٹکو بونے کے کہنے پر اپنی آنکھیں بند کر لیں اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ تیز ہوا کے جھونکے اس سے ٹکرانے لگے جس سے کالا شہزادہ سمجھ گیا کہ وہ ہوا کے دوش پر اڑا چلا جا رہا ہے۔

کافی دیر تک وہ اسی طرح خود کو اڑتا ہوا محسوس کرتا رہا پھر اس کے پیر دوبارہ سخت اور ٹھوس زمین سے آلگے۔

" آنکھیں کھول دو"۔ مٹکو بونے نے کہا تو کالے

شہزادے نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے خود کو ایک بہت بڑے سیاہ پہاڑ کے سامنے کھڑا پایا۔ ساری وادی میں اسے صرف یہی ایک پہاڑ نظر آ رہا تھا۔ جو بے حد بڑا اور انتہائی اونچا تھا۔

"عمروعیار اس پہاڑ کے دوسری طرف سے طلسم میں داخل ہوا ہے۔ ہمیں اس طرف سے پہاڑ میں داخل ہونا ہے۔ شیطان جادوگر کے تمام طلسمات اس سیاہ پہاڑ میں موجود ہیں"۔ منکو بونے نے عمروعیار بنے کالے شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔ پھر منکو بونا کالے شہزادے کو پہاڑ کے قریب لے آیا جہاں پہاڑ کے ایک حصے میں ایک چٹان نما دروازہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس دروازے میں بھی چابی لگنے کا سوراخ تھا۔

"لکڑی کی چابی اس سوراخ میں لگا دو اور پیچھے ہٹ جاؤ"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے سے کہا۔ کالے شہزادے نے اثبات میں سر ہلایا اور لکڑی کی چابی نکال کر اس نے اس چٹانی دروازے کے سوراخ میں ڈال دی اور پیچھے ہٹ آیا۔

اسی لمحے لکڑی کی چابی گھومی اور پھر تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چٹان کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھل کر اوپر اٹھتی چلی گئی۔ جس سے سیاہ پہاڑ میں ایک بڑی سرنگ نما غار کا راستہ سامنے آگیا تھا۔

"آؤ"۔ منکو بونے نے کہا۔ کالے شہزادے نے دھڑکتے دل سے سر ہلایا اور قدم اٹھاتا ہوا منکو بونے کے ساتھ اس سرنگ نما غار میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ دونوں سرنگ نما غار میں داخل ہوئے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چٹان دوبارہ غار کے دہانے پر آ لگی۔ راستہ بند ہوتے ہی سوراخ میں لگی ہوئی چابی پھر گھومی اور پھر وہ یکلخت جل کر راکھ بن گئی۔

ختم شد

کالے شہزادے کے کارنامے

کالا شہزادہ اور عمر و عیار کا مقابلہ

مصنف ✻ ظہیر احمد



سب سے زیادہ دلچسپ اور سب سے زیادہ خوفناک اور پراسرار کہانی
جو آج سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی تھی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان